

U 24794

10-12-59

Title - JAAM SHAHADAT YAHAN MUJIB NAUHA JAAT
Author - Sayyid Kaqim Ali Shaukat Bilgrami
Publisher - Maths, Jena Ashraf (Delhi).

Date - 1975

Pages - 218

Subjects - Urdu Shayari - Na'at ; Tareekh Islan
— Manzoon.

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U24794

۲۸۹
 اشک غم آنکه خونین و زهره خوانی چاه فانیه پیاپی است تود را با بیانی چنانکه



پیشانی

سید کاظم علی شکریت بلگرامی
 مجلہ جیات
 LIBRARY



طبع شدہ ہے و ہذا صفحہ ششم بری ستون و طبع شدہ ہے
 (۱۹) ۱۹۳۵ء میں شکریت بلگرامی نے لکھا ہے

مختصر رسالت مطبوعہ آستانہ عثمانی دہلی

تصویر و خانہ بالکل جدید اور اچھوتے مرثیوں کا مجموعہ انصاف
حضرت سید الشہداء علیہ التَّحیۃ والتَّکْلِیۃ کے حالات میں قیمت فی جلد ۱۰
نواب کربلا یہ چودہ مرثیوں کا مجموعہ جو مجالس عراقی زینت
ہیں قیمت علاوہ محصول ڈاک - (۱۰/۱)

اشک غم مندرجہ بالا نام کی کتاب ان ۱۸ مینیہ مرثیوں کا مجموعہ
ہے جو سورت کی زمانہ مجلسوں میں پڑھنے کے لئے ترتیب دیا گیا ہے
جو مختصر عصمت مآب میں بحد مقبول ہو چکا ہے قیمت علاوہ محصول ڈاک ۱۰/۱
ریاض شمیم جناب سید جواد حسین صاحب امر و ہوی کے چپ
اور منتخب مرثیوں کا مجموعہ جس کی بہت دوستانہ ہر گوش
سے مانگ متقی نہایت اعلیٰ درجہ کی طباعت و کتابت قیمت
صرف دو روپیہ (۱۰/۲)

دریاد حسین جناب مولوی سید افضل حسین صاحب ثابت رضوی
لکھنؤی نے مرثیہ گو حضرات کے حالات زندگی اس میں درج کئے ہیں
اور لا جو آپ کتاب ہے قیمت علاوہ محصول ڈاک (۱۰/۲)

جام شہادت

اشک غم آنکھوں میں قتلہ زانی چاڑھو / ارفاقہ سپاسو کا ہر تصور اس پانی چاڑھو

یعنی

مجموعہ نوحہ جات

مصنفہ
سید کاظم علی شوکت بلگرامی مرحوم و مغفور
حصہ سوم

در مطبع اشاعتی دہلی طبع شد

فہرست چہاں شہادت حصہ سوم

مطلع	تعداد	تعداد	تعداد
وفات سرور کائنات			
ہائے بہاں سے گریا صاحب خلق عظیم	۸	۱	۱
روکے بیان کرتے تھے دابر زمانا سے ملا دو	۱۰	۲	۲
اسے سو منہ ہوتے ہیں خدا خلق سے حضرت پغمبر رحمت	۸	۳	۳
وفات حضرت خالون جنت			
سب جہین نبی روستے ہیں سر کھول کے ماں کو	۱۰	۳	۵
ہوتی ہیں بیوہ ندریں پہلو شکست فاطمہ	۹	۵	۶
شہادت حضرت امیر			
کس کا ماتم ہے بپا کو فانی میں	۱۰	۲	۹

CHECKED-2002

۳

صفحہ	شمارہ	تعداد شمار	مطلع
۱۱	۴	۹	ما تم ہے بو تراش کجا روئے زمیں پہ آج
			روانگی حضرت امام حسینؑ از مدینہ
۱۲	۸	۹	یا سرور ہر درد سرا کہ غم فرا بہت بیمار ہے
۱۴	۹	۸	جب مایہ نہ سے سو گئے کہ بے بلا افسر چلے
			رویت ہلال ماع
۱۵	۱۰	۹	برپا ہے مجلس غم کیوں لے ہلال ماع
۱۶	۱۱	۱۰	پھر آگئی فصل بکا پھر باں کھو ہوا طلع
			درو حضرت پہ کر بلائے متعلیٰ
۱۹	۱۲	۹	کہتے تھے شاہ دوسرا نے کر بلا میں آگیا
۲۱	۱۳	۹	ختم منزل ہو شاہ ہدا کی تیسری پری ماہ عز کی
			خریاری زمین کر بلا

صفحہ نمبر	تعداد اشعار	مطلع
۲۲	۱۴	شوکت ہے ہیں شہ کے غلاموں کو کیا نصیب
		ورد و شمع لعین بہ کر بلائے معلیٰ
۲۳	۱۵	چو لقی کو محرم کی بصد کرو فر آیا شبیر کا قل
۲۵	۱۶	چو لقی کو محرم کی جب شمع لعین آیا
		مخصوص و روشن حضرت در کر بلا
۲۶	۱۷	کہر سیہ مدینہ جا کے صبا جنگل میں گہر سہیج کی
۲۸	۱۸	دل جلاتی ہے مرا حضرت شبیر کی پیاس
		شب عاشور
۲۹	۱۹	سوچو تو لے اہل عزایت شب پر کس کے قتل کی
۳۱	۲۰	یاد آتی تو مظلوم کی رواد و شب قتل فریاد شب قتل
۳۲	۲۱	آئندہ گیارہ روز کا حسین شہ قتل حسین
۳۴	۲۲	مہمان قضا آج شہ عرش نشین در
		شہادت حضرت حرہ

مطلع	شماره	شماره	شماره
حر کو رہتے ہیں حرم سرور دلیگر کے ساتھ	۷	۲۳	۳۵
شہادت پسران حضرت زینبؑ			
روستے ہیں شاہ ہداعون و محمد کو اب	۷	۲۴	۳۷
کہتے تھے شاہ زماں ماموں کے پیار و اٹھو	۷	۲۵	۳۸
روستے ہیں شاہ زماں لٹی ہیں دوستی	۱۰	۲۶	۳۹
شہادت حضرت قاسمؑ			
نرالی بیوگی ہو بنیت سلطان دو عالم کی	۱۰	۲۷	۴۱
ابن حسن کو نیا بیاہ کا خلعت ملا	۶	۲۸	۴۲
میرن کر قی قتی یہ کرا میرا نو شاہ اٹھو	۶	۲۹	۴۳
شہادت حضرت عباسؑ			
دریا پہ عالم شہ کا جب خون سے تر ہو گا	۹	۳۰	۴۴
پانی پیا لگی تو لے لے لے لب سکینہؑ	۸	۳۱	۴۶

شماره	تعداد	مطلع
۲۶	۳۲	۱۱
۲۷	۳۳	۱۱
۲۸	۳۴	۱۲
شہزادہ حضرت علی اکبرؑ		
۵۵	۳۵	۹
۵۶	۳۶	۷
۵۸	۳۶	۷
۶۰	۳۸	۱۰
۶۱	۳۹	۷
۶۳	۴۰	۷
۶۴	۴۱	۷
۶۵	۴۲	۷
شہزادہ حضرت علی اکبرؑ		
۶۶	۴۳	۸
۶۷	۴۴	۸

صفحہ نمبر	شعار نمبر	مطلع
۶۵	۴۵	غم یہ برپا ہے آج اصغر کا
۷۱	۴۶	بہر شکر بلا شکر کا خنجر ہے یہ
۷۲	۴۷	اے راج دولائے لے تر کے مائے
۷۳	۴۸	رو کے کہتی تھی ماں میرے ابرو کماں
۷۴	۴۹	ہائے کس طرح سے دنیا تمہیں پہو لے اصغر
۷۶	۵۰	کہتے تھے کہے سبط پیغمبر میرے اصغر
۷۷	۵۱	گودی میں بند کی تڑپوں نے بیزبان اصغر
۷۹	۵۲	کہتی تھی اک دل جلی ماں کا کلیجہ ہے یہ
۸۰	۵۳	رو کے کہتی تھی یہ بانو مرے مظلوم اصغر
۸۲	۵۴	ذبح فرزند بنی جوان سے کستر نہ تھا
۸۳	۵۵	سواری ہے یہ شہ کے دلربا کی
۸۵	۵۶	کہتے تھے شاہِ احم کو دے لے لے کوئی
۸۶	۵۷	کہتے تھے رو کے سرور یہ کہلا ہے اصغر
۸۸	۵۸	کہتے تھے رو کے سرور سو مہی زبان کہا دو
۸۹	۵۹	عینیاں کر رہی تھی نالے ہنگ گودی میں اصغر
۹۰	۶۰	چاہتا ہے دل زباں سے حالت اصغر انہوں
۹۲	۶۱	شہ کہتے تھے اب کوئی نہیں پاس ہمارے تیر کے مات

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	مطلع
۹۳	۶۲	۹	سوکھی زبان پیاس میں اضمحلال کھا چکے
۹۴	۶۳	۸	اے خاک پاک حرمت مہاں مہاں نگاہدار
۹۶	۶۴	۷	پھول سا جھولا تو ہے اصغر نظر نہیں
۹۹	۶۵	۷	باد رکھی جا چکے اکبر بھی جا چکے
۱۰۱	۶۶	۷	کہتے تھے شاہ مجھے قصور کے جاتیوالے
			رخصت حضرت ازاہلم
۱۰۳	۶۶	۸	کہتے تھے شاہ دوسرا جی بہرے جھک کر کیسے
			قاصد شمعرا
۱۰۵	۶۷		دیگا کے کئے لئے خیل کے چلا کر کیوں قاصد خیرا
			مشادات امام
۱۰۷	۶۸	۶	پیاس شہر کے اب کوئی بھر پیاس نہیں
۱۰۸	۶۹	۷	دور وزگیاں ساہیوں احمدیہ غاساہوں
۱۰۹	۷۰	۱۱	بے خوشی و اقربا ہے سلسلہ عزالت کا
۱۱۱	۷۱	۱۲	خوشیہ ہے انش فشاں بندہ کی زبان کو لے

صفحہ نمبر	تعداد	مطلع
۱۱۳	۷۲	کہتی تھی روح بنی نصیر کرو فاطمہؑ
۱۱۵	۷۳	شہ کا سرکٹ گیا کر بلاٹ گئی
۱۱۶	۷۴	بیکس حسینؑ نے جو غربت میں علم اٹھائے
۱۱۸	۷۵	دنیا سے اٹھ گیا ہے جو اک دم حسینؑ کا
۱۱۹	۷۶	کیا عجب گر عمر سعد کا لشکر رویا
۱۲۰	۷۷	سر پریدہ تو کیسے کہتا بای ذنب قتلتہ تو فی
۱۲۲	۷۸	تم نے کیا ہے غلطی میں کیا کام یا حسینؑ
۱۲۳	۷۹	کٹ گیا شیر کا سر ہائے ہائے
۱۲۵	۸۰	سید بیر حسینؑ کشتہ انجمن حسینؑ
۱۲۷	۸۱	کانوں سے زمانہ نے سنا اور نہ دیکھا شیر صابر
۱۲۸	۸۲	رہا جو دشت میں بھوکا یہ اوس بیکس کا ماتم آؤ
۱۲۹	۸۳	سناں پہ حضرت کا چہرہ چکا سر تنوں روئیگا آپ کی ہیں
۱۳۰	۵۴	آج جہاں سے سنا نام وفا الوداع
		لو حہ جات حالات مختلف
۱۳۱	۸۵	کس درجہ خوشنما ہے اب کر بلا کا جنگل
۱۳۵	۸۶	اکبرؑ چلے گئے اٹھ چلے
۱۳۶	۸۷	کس نے کاٹا ہے گلا پیاسوں کا

صفحہ شمار	نمبر لوح	تعداد اشعار	مطلع
۱۳۸	۸۸	۷	شبیر کے ماتم میں بیٹا ہے جگر کیسا
۱۳۹	۸۹	۷	بن سعد نعین تولا کیسا ظلم ڈھایا ہے
			فریادِ ہجرم و فریادِ حضرت
۱۴۲	۹۰	۷	دیویتی بقی زینب صد اکس گہوں کیا کروں
			تاراجی و فریادِ ہجرم
۱۴۳	۹۱	۷	بلوچستان جب رسول کے آرام جاں پہلے
۱۴۴	۹۲	۷	حرم اسیر ملا میں دلوں کے چین گئے
			نوح جات حالات مختلف
۱۴۷	۹۳	۷	لڑائیوں کا گناہ نہ تھی کچھ ہو گیا
۱۴۸	۹۳	۷	خلق اللہ فرج کیہ تیراں کا نشانہ ہو گیا
۱۴۸	۹۵	۷	انسانہ شہ کوروئے دلفگار غبار
۱۴۹	۹۶	۷	بے یار ہے سجاد بے یار ہے سجاد
۱۵۰	۹۷	۸	یہ آبِ دینوں نے ریتی یہ بہا یا کیوں
۱۵۲	۹۸	۸	جب قتل کے میدان میں زینب کا گذر ہو گا
۱۵۳	۹۹	۸	روکے کہنے لگی مقتدر میں گئی جب زینب
۱۵۴	۱۰۰	۷	شبیر کے ماتم میں جو آہ بیکتی ہے

مطلع	تعداد اشعار	شماره	شمار صفحہ
لوٹہ حاضرہ			
کرتے ہیں لوگ بازوئے سرو کی حاضرہ	۱۱	۱۰۶	۱۵۶
لوٹہ جات حالات مختلف			
فاطمہ کہتی ہیں دل کھول کے ماتم کرنا	۳	۱۰۲	۱۵۷
کہتی ہیں نیت بنی سر کوٹے سرو رو کو رو	۷	۱۰۳	۱۵۸
رواں علی اہرم جانب شام			
جاسے ہیں اہل بیت رسول نام شام	۹	۱۰۴	۱۵۹
کہتا تھا سب سے شہر شکر جیلو جیلو	۱۱	۱۰۵	۱۶۱
دو اسع ماہ حرم			
لے اہل عابین کو خاک اوزار کو دیا ہو حرم	۱۰	۱۰۶	۱۶۲
فانچہ سوم شہرہ			
یاد از کفر چسپے کیا اوس کا سوم ہوگا	۵	۱۰۷	۱۶۵
یہ تیرے ماتم کا غل بیاسے کیسے تم کش کا فانی	۸	۱۰۸	۱۶۶
ہو جو مقتول جنا اوست کا سوم کیا ہوگا	۷	۱۰۹	۱۶۷

شمار صفحہ	شمار ورقہ	تعداد و اختصار	مطلع
۱۶۸	۱۱۰	۱۰	بھول میں بی وطن کے واویلا
۱۶۰	۱۱۱	۸	آج جنگل میں شہ گلوں قبا کے بھول میں
۱۶۲	۱۱۲	۹	شہ پہ چو پابند غم بھول چڑھانے لگے
			فاتحہ دہم شہدا
۱۶۳	۱۱۳	۷	لاشہ سرور ہے ریتی پہ پڑا اس روزے
			نوحہ ام حبیبہ سواری حرم
۱۶۴	۱۱۴	۷	کہا ام حبیبہ نے یہ بندی کس کی آتی ہے
۱۶۵	۱۱۵	۷	لے مومن آتے ہیں کیلے سر بازار امت کے گنہگار
			داخلہ حرم در زنداں
۱۶۶	۱۱۶	۷	جان ددل مٹنے اجاتے ہیں زنداں میں اب
۱۶۸	۱۱۷	۸	سید ان جفا میں جو بے غل و کفن کوئی
			داخلہ شہنشاہ در زندان
۱۶۹	۱۱۸	۸	کرتی یہ آہ و بکا بند کے دیہک
۱۸۱	۱۱۹	۷	کہتے تھے زمین انبیا جان ہمارا نہ پوچھ

صفحہ نمبر	نمبر	نمبر شمار	مطلع
			ہیقراری وفات حضرت مسکینہ در زندان
۱۸۲	۱۲۰	۱۰	کہتی ہے کوئی مبتلا زنداں کا در کھول دے
۱۸۳	۱۲۱	۹	ما تم ہے کس یتیم کا زندان شام میں
۱۸۴	۱۲۲	۸	روئے ہیں حرم کسکو زندان مصیبت میں
۱۸۶	۱۲۳	۷	کہتی تھی ماں دل جلی پھیلے پیر سو گئی
۱۸۷	۱۲۴	۹	محو رہے بی بی بنجور رہے بی بی
۱۸۸	۱۲۵	۸	روتی ہے مکتومادر اے بے پدر مسکینہ
۱۹۰	۱۲۶	۸	دختر شاہ کہاں شام کامیراں کہاں
۱۹۱	۱۲۷	۷	کہتی تھی تیرے روکے بانسے زار اماں ہوتا رات
۱۹۳	۱۲۸	۷	عائدہ تار ہے ہیں مسکینہ کو قبر میں
۱۹۴	۱۲۹	۸	بولو کچھ اپنے منہ سے لے بے پدر مسکینہ
۱۹۵	۱۳۰	۶	عائدہ بکا لے رہیوں گہیاں لے زمیں
۱۹۶	۱۳۱	۸	عائدہ تے کہہ رہے تھے بد اختر چلو چلو
۱۹۸	۱۳۲	۷	عائدہ تے کہا رو کرو جاؤ حنا حافظ
۱۹۹	۱۳۳	۷	اے خاک زندان میں جان بختن کبت کس ہے
			اربعین شہداء و فریاد حرم

شماره	تاریخ	مطلع
۲۰۰	۱۳۴	۸
۲۰۱	۱۳۵	۷
۲۰۲	۱۳۶	۱۱
۲۰۳	۱۳۷	۶
۲۰۴	۱۳۸	۷
۲۰۵	۱۳۹	۸
۲۰۶	۱۴۰	۸
۲۰۷	۱۴۱	۱۴
۲۰۸	۱۴۲	۸
۲۰۹	۱۴۳	۱۱
۲۱۰	۱۴۴	۸
نوحہ جات حالات متفرق		
۲۱۱	۱۴۵	۷
۲۱۲	۱۴۶	۸
۲۱۳	۱۴۷	۱۳
۲۱۴	۱۴۸	۵
۲۱۵	۱۴۹	۶

شماره	نمبر	تعداد	مطلع
۲۲۶	۱۵۰	۸	یاسید نام ہمارا سلام نو
			بیمہ ار می حضرت صفور اور یاد شاہ کر بلا
۲۲۹	۱۵۱	۱۰	صفور اکا دل جو ہجر بد میں نکلا ہے
			روا علی اہل حرم سوئے وطن
۲۳۱	۱۵۲	۸	دیتی تھی زینب یہ صد ابھائی وطن جاتی ہوں میں
			داخلہ اہل حرم در وطن
۲۳۲	۱۵۳	۸	کہتا تھا آہ بھر دینے والو
۲۳۳	۱۵۴	۹	کہتا تھا بٹیر آہ کہوں تم سے میں کیونکر اہل بیت
۲۳۵	۱۵۵	۱۵	تھیر کھلا ہے کونسا اسرارے وطن
۲۳۸	۱۵۶	۹	پدر کو کہو کے جو بچا دستہ نام آئے
۲۳۹	۱۵۷	۸	خبرانی ہے زینب لٹ آئی ہے زینب
۲۴۰	۱۵۸	۸	آرہ پدر دو بچا ملتے ہیں بیمار دو
۲۴۲	۱۵۹	۱۱	دیتی تھی صفور ایہ صد امیرے مسافر کیا ہوئے
۱۸۴	۱۶۰	۸	لے عزائے ابن حیدر الوداع
			شہادت حضرت امام رضاؑ

شماره	تعداد اشعار	مطلع
		شہادت حضرت امام رضاؑ
۲۴۵	۱۶۱	۱۰ نظم یہ کیا ہوا اے رضاؑ غریب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض حال

مقبول دو جہاں ہے شوکت ترا کلام
عزت یہ دی ہوئی ہے شہر مشرقین کی
منظوم کر بلا کی سرور و پیاس کی یاد قائم رکھنے کے لئے تشہیر مغفرت
جناب شوکت نے عیام شہادت کے تین دو روز قائم کئے اور تشہیر کا نام
میں جب امام کے آگے یہ کہہ کر پیش کئے کہ
پیارا سوسیل ہے مژدہ حسین کی
پہلے دو جام مکرر سے کر دو میں آئے لیکن پھر بھی آتش طلب بھی
اور ہر طرف سے صدا کے اعطاش ملندہ ہے اوس ذی شوکت
ساقی کی اس صدا نے کہ
آنکھوں میں سب کی جاکہ شہادت ہو ضرور ہر روز ہے و ملتہ عدا و احسن کی
سیراب ہوں ساقی کو تر کے فیض سے نہ کیفیت ایک جام میں تین دن کی
آنسو بھرا دیا دینا ہے کی مومنو ہر بھلاؤ نہ لنگی کو شہر مشرقین کی
مجاں صداق کے دلوں میں جو عشق غم کو دیا لا کر دیا اور ان کے
ساحر حشیم سے اشکوں کے دریا بہا دئے
چونکہ تشہیر کا نام کر بلا پر تیسرے ورین پیاس کی شہادت زیادہ تھی

اس نے اتیسرا جام بھی باعتبار کیفیت و اثر کے اسی قدر جگر سوز و دل ز
ہے لیکن انوس قبل ازیں کہ اس کا دور چلے پیر نیچا نہ کا جام حیا
بہر گیا اور وہ اس سبیل کو دوسروں کے نذر کر کے کنائے سبیل بن چکا
یہ بقی عشق دلی اور نجات حقیقی کا فیض ہے کہ امام غریب لوطن مداح
کی موت بھی حالت غربت میں بمقام گلشن ہوئی مرحوم و مغفور نے اپنے
ایک مشہور نوے کے مقطع میں فرمایا تھا کہ

آ کے ملک سے گئے روضہ شہ پر اوسے

مہنڈ میں شوکت کی جب قبر بنانے لگے

جس حسن عقیدت و صدق حجت کا نتیجہ مقطع مذکور تھا اسی کا فیض یہ
بھی ہوا کہ جناب شوکت مرحوم و مغفور کو امام بارہ سبطین آباد واقعہ
سہیا بروج میں مدفن مہر ہوا

ناظرین باتمکین کی آنکھیں حسب دستور اس دیباچہ میں حصہ دم
کی خصوصیات کو ڈھونڈ رہی ہیں لیکن انوس اگرچہ حصہ سوم آج
۵ سال سے مکمل ہے لیکن بمصادق کل امیر مرہون کا وقت تہا یہ سبب
نوٹ:- یہ نوہ دفن کے حال کا ہے مطلع یہ ہے:-

سید سجاد و حبیب قبر بنانے لگے لڑا کے سر شہد قبر بنانے لگے
پہلے نوہ کے لئے ملاحظہ ہو جاؤ شہادت حصہ دم اسی نوہ کے کچھ رہے جانے پر ایک قصہ
میرزا بھی ہو چکا ہے جو نصف مرحوم نے بالتفصیل ایک مسدس میں نظم فرمایا ہے
مسدس مذکور مجموعہ سلام و مرانی شوکت مرحوم کے ہمراہ طبع ہو گا جو عنقریب طبع ہو

مرادات گونا گوں اسکے ترتیب دینے کی نوبت نہیں آئی اور یہی وجہ ہو کہ والد مرحوم
 و مغفور اسکا دیباچہ نہ تحریر فرما سکے اکثر بہ سبیل تذکرہ وہ اسکی خصوصیات
 کا ذکر فرمایا کرتے تھے کاش اجل نہیں اتنی مہلت دیتی کہ وہ انہیں حوالہ
 قلم کر دیتے بغیر اسکے یہ مجموعہ ایک بڑی حد تک نامکمل رہا۔ بقول تصنیف را
 مصنف نیکو کند بیاں اول مرحوم کے بعد اول کے کلام کی خوبیوں اور
 خصوصیتوں کے بتلانے کے لئے تجسس و تفتیش کی ضرورت ہو اور جس پریشانی
 و دل شکنی کے عالم میں یہ مجموعہ طبع کرایا جا رہا ہو وہ اسکی تصفیہ نہیں
 کر اس ہم فرض کے انجام دہی کی کوشش کی جائے بدرجہ تجوری اسے
 کہی بنا سبب مع کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے خدا نے چاہا تو مجموعہ سلام و
 مرانی جناب شوکت مرحوم میں مرحوم کے اس صنف کلام پر بحث کی جائے
 گی اس وقت اونکے نوجوں کے متعلق صرف اسی قدر عرض ہو کہ اگرچہ حصہ
 جام شہادت کا بغور مطالعہ کیا جائے اور اس چیز پر نظر رکھی جائے کہ ایک
 ہی واقعہ کن کن مختلف پہلوؤں و طریقوں سے نظم ہو ہے اثر اور سوز و گداز
 کی خاطر معمولی معمولی باتوں میں کیسے کیسے گوستے و گناہے نکالے گئے ہیں
 اور ان جہتوں کا قدیم نوحہ کو نئی سیدی سادی واقعہ نگاری و مقابلہ
 کیا جائے تو ایک انصاف پسند طبیعت یہی کہے گی کہ کہاں
 بچہ سے اس فن کی پہلی خلق میں شہرت شوکت یا درنہ پہلے تھی تو کئی جملہ شان
 اس حصہ کی ترتیب و تنظیم بھی جام شہادت حصہ اول و دوم کی طرح
 جامع نوحہ جات جناب شوکت محکم مکرم و معظم سید عسکری حسین صاحب
 فرمائی ورنہ والد مرحوم کے انتقال کے بعد جو عالم پریشانی و اشتیاق

اوس میں یہ چوہ بھی گویا تلف ہو گیا تھا عام موصوفت بحال محنت و مشقت نہا
 نوچوں کو صاف لکھ کر بیان کی شکل میں ترتیب ہی کیا عجیب کہ والد مرحوم کی
 روح بھی اس محنت پر غم محرم کو وہی دعا دیتی ہو جو انہوں نے حیات دی
 تھی وہوا ہذا۔ برحمت قرین باوآں دست و پنجہ

کہ از بہر من کرد ایں دست رنجہ
 اس تہید کو ختم کرنے کے قبل میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ ناظرین باتھیں کی
 خدمت میں التماس کروں کہ والد مرحوم و مغفور جناب شوکت کو فاکہ
 خیر سے یاد فرمائیں مرحوم و مغفور کے نوچوں نے ہزار ہا دلوں کو ملا دیا
 اور ہزاروں ہاتھ ماتم امام مظلوم کے لئے اٹھا دیئے آج بیسیوں
 کی قبر پر نوچ خواں و نالہ کنناں ہے کل تک وہ دوسروں کے لئے یہ
 سہاجات کرتے تھے کہ

سجدے میں سر کیا نہواے بڑا پیاسے و نیاسے جا نہواے
 محشر میں تہکین سر جیاسے بڑا سیراب ہوں مغفرت کے پیاسے
 لیکن وہ آج خود نشہ مغفرت اور ایک فاتحہ کے محتاج ہیں اپنی نظر
 بھی اوسے حق میں ہی دعا فرمائیں کہ

اے عہد کے یاد رکھنے والے بڑا دل رنج میں شاد رکھنے والے
 مداح کو اپنے یاد رکھنا بڑا محشر میں اوسے بھی شاد رکھنا
 تعمیر کہیں پلٹ نہ جائے بڑا شوکت کی شان کھٹ نہ جائے
 سید رضا علی خاں اگر جناب شوکت بگرا ہی مرحوم و مغفور

۱
 ہاں ہے جہاں سے گیا صاحب خلق عظیم
 آج خدا سے ملا صاحب خلق عظیم
 کہتے ہیں رو کر علیؑ ہے یہی خلق عظیم
 آپ تھے یا مصطفیٰ صاحب امت کے کلام
 آپ بنائے کیا تمام کمال صاحب خلق عظیم
 کہن ہے اب دوسرا صاحب خلق عظیم
 ظالم کون ہے کہ رنج و الم جو خلق عظیم
 دل پر وہ سب سے گیا صاحب خلق عظیم

کرتی ہیں زحرا بیباں کیوں نہ کروں میں فدا
 رخ میں جھلک رہی ہیں فاطمہؑ یہیں ہیں
 اور نہیں پوچھتا صاحب خلق عظیم
 جہم سے تنہا ہو گیا صاحب خلق عظیم

کیوں نہ کریں دل بکا ہوتا ہے سب سے جدا
 حامی شاہ و اگر اصحاب خلق عظیم
 لا کھو شوکت برا بھو لے لگا کیوں بھلا
 اس کو بر و زبیرا صاحب خلق عظیم

۱۲

دوروں کے بیان کرتے تھے یہ دلبر کونسا ہے ملاو
 اماں انہیں ہم لوگوں سے کیسا نہیں دیکھا انا سے ملاو

ہو گیا بوجہت دیر تو کھیر نہیں گئے نا احم کہا شکے نا نا
 وہ دیکھ رہی ہوں گے ہمیں دونوں کا رستہ نا سولار

منہ دیکھ کر یوں و تیں سب لوگ ہمارا ابتلا و سیر کرا
 اماں چلو ہم ان سے سبب بوجھنے اس نا نا سے ملاو

شوکتِ صفیٰ خوشیوں کا اہل ہے چھاپیں
سلطینِ رسولِ عربی جلے خدا را نانا سے
ملادو

کو حرم (۳)

لے نوں توں تے میں عدا خلق سے
لو ورنہ دنیا سے طے جانبِ جنیت
خبر مل کہہاں لا پٹے اب وکی خدا کی حضرت نے فضائی
افزین صد انوس برے خلق سے رخصت پیمبر رحمت

کی قدر نہ است نہ رسولِ دوسرا کی فریاد خدا کی
دنیا سے گئے سبک زمانے کی ازیت پیمبر رحمت

یا دایمی سبکو وہ نماز میں ہاذا میں و کہ ہوئے جائیں
دیکھا جو ملاں آپ کی سجیدیں شہادت پیمبر رحمت

کہنے لگے دعا گوشت و گوشتی دعا اب رطف خدا اب
 ہے جب تو قلب اپکا یا شاہ رسالت کی محبت
 کہ تم میں یہ طبعیں روئے ہیں کہ تم اور ان کی محبت
 کیا بھول گئے اپنے نواسوں کی محبت و دردا
 نہیں کہ تم جب تو فیرو مائی ہیں زہر رحمت
 دنیا میں ہیں کہ گئے پابند مصیبت پیغمبر اس کی رحمت
 گوشت عصیان سے بہت پاس کی دل کو یہ رحمت
 دنیا کی شفاعت کو مری حشر میں شوق پیغمبر رحمت

(۱۲۱)

اور رفیق علی کہ تہیہ خانوں جہاں کو

سبطین بجا رو سے تہیہ سر کھول کے ہاں کو

کہو ہے کہ تیری ہے فریاد و فغاں
 کہو ہے کہ تیری ہے فغاں و فغاں
 کہو ہے کہ تیری ہے فغاں و فغاں
 کہو ہے کہ تیری ہے فغاں و فغاں
 کہو ہے کہ تیری ہے فغاں و فغاں
 کہو ہے کہ تیری ہے فغاں و فغاں
 کہو ہے کہ تیری ہے فغاں و فغاں
 کہو ہے کہ تیری ہے فغاں و فغاں
 کہو ہے کہ تیری ہے فغاں و فغاں
 کہو ہے کہ تیری ہے فغاں و فغاں

مرقعیں گئیں لیکے وہ پہلوئے شکستہ
 لیکن نہ کہا منہ سے کبھی درد نہاں کو

دنیا میں جو اندوہ و الم گئیں زحرا
 فلا فلا دل چاہے ان سبکیاں کو

سنتے ہیں جو بیدار و نافرمان ہیں
 شمشاد کے غدا میرے پیچوں کی بھان
 خوش تو سنتے ہیں ہوا ج مے رنج سے وہ لوگ
 کیا بدنت نہ دکھائیں گے رسول کے شکر
 شکست شر سے الفاظ میں سب درو کے شکر
 بے درد نہ سمجھیں گے اس انداز بیان کو بہ
 لوح

دم نہ ہر تھیں شاو ماں بعد رسول و دیہاں
 دنیا میں رومی ہے وہیں ہمسو شکستہ فاطمہؑ

ہونے لیا یہ یونہی نہیں ہمسو شکستہ فاطمہؑ
 دنیا سے جنت کو پیہا ہمسو شکستہ فاطمہؑ

کہتے تھے رو کیو اسحق سے کہوں دل کا تمن
 را عذر داب کوئی نہیں پہلو پہنچا تا تھا جی
 جب یاد آئے تھے نبی اکرم سے پہلو پہنچا تا تھا جی
 ز فوسم بھی حل ہیں پہلو پہنچا تا تھا جی
 میں اب ہوں خستہ چک چک سے پہلو پہنچا تا تھا جی
 اسے جان ختم الحزن دل میں ہو اک شور من
 سہان سبب بیت گدائی پہلو پہنچا تا تھا جی
 پہلو سے غم کیوں اچھڑ گئی پہلو پہنچا تا تھا جی

اگر کسی نے بھی دیا پر سار نہ تم کو باپ کا
 غم دل شکستہ ہی کہیں پہلو شکستہ فاطمہ

تم بہر و تبہیر کو اکھٹو ذرا کسک میں دم
 رسے ہیں دونوں مر جی یہ پہلو شکستہ فاطمہ

اسے دقتِ غیرِ الٰہیہ شکرستِ فدا ہو آپ
 ہو گا نہ تم سدا و خیریں پہلو شکرستِ فاطمہؑ

کس کا باغِ سرسبز کوفہ میں
 کس کا گیارہ گنِ قضا سنگدیں
 طاقِ مسجد ہے جو ہے رہیں
 کس کا بہار کوئے بہار ہیں

کون سے خاکِ نشیں کی خاطر
 اور تی ہے خاکِ عزا کو فے میں

بے پردہ ہو گئے اگر کس کے پیچے
 کس کا کھر بار گستا کو فے میں

سب کے ماتم میں تپوں کی طرح
 رونی ہے خلق میں غلامیوں کے
 حق کے بھروسے میں غلامیوں کے
 روزہ داروں میں غلامیوں کے
 کی نمازیں سے قطعاً جس کے
 دوشادہ میں غلامیوں کے
 زعفران میں غلامیوں کے

وہ نہ جائے گا تو شکر کا غبار
 لکے جائے گی صبا کو نے میں
 درود لایا کہیں گے کس سے
 عز باؤ فقراؤ کو نے میں

نوحہ

ماں تم جو بڑا بٹ کار دے نہیں پہ آج
 لوٹا ہے تم آسمان دل اماندا کیس پہ آج
 غائب خدا کا نام نہیں پہ آج
 پتو نہ خاک پتو نہ ہے سرگرداں سرگرداں
 خاک مزار سرگرمی ہے تھا جلوہ پہ آج
 جس پر نشان سجدہ خالق نہیں پہ آج
 جہنم کا لہو اس کا لہو پہ آج
 زینب کے سر سے اٹھ گیا سایہ پہ آج
 شفقت کا ہاتھ رکھ گیا کون اس خیر پہ آج

استاد جو کمال کو روئے ہیں سب ملک
 ماتم ہے بڑا بٹ کار دے نہیں پہ آج
 سائے سے دھوپ میں نہیں لائیں نہ فاطمہ
 وہ فوجی لوط رہی ہیں نہیں پہ آج

ایسی ہو نوشتہ جگر اس سے جدا ہو سارا گھر
 ابھی کسی سے یہ جفا صغیر ابست چار ہے
 یہ درد اور ایسا محن یہ رنج اور سونا و
 ایسا مرض اور یہ دوا صغیر ابست چار ہے
 ایسا شاہ دین بہر سفر عابدی نہ کیجے اس قدر
 اسے راجی کہ بے دلا صغیر ابست چار ہے
 کتنی بے کونی و کتنی بابائیں جینے کی نہیں
 چھوڑو نہ تم فلا صغیر ابست چار ہے

جس روز ہو گی بے پھر رنکدہ تھی کی خبر
 کہو کہ جسے کی یہ جفا صغیر ابست چار ہے

جا کے تسلی دینے شفقت کی باتیں کہجے
 پناہ جانے یہ کہجے دعا صغیر ابست چار ہے

اس کے تصدیق میں خدا موصوفہ کو بکثرت شفا
کرتی تھی تو بیک وقت شہر صغرا بہت بیمار ہے

جب ہینڈ سے سوئے کرکٹ بلا اٹھ کر چلا
بولی صغرا اٹھ کر سے جانے لے چلا
کرتی تھی بیمار بیمار یہ تھا کہ کچھ نہ کر سکتا تھا
صاحب خانہ چلا جاوے تو کچھ نہ کر سکتا تھا

سب کو جاننے کی خوشی ہے کہ کو ہو گا میرا
کون پوچھے نہ سے اس کو پھوڑ کر کس پر ہے

کون باقی کو یہاں ساری تسکین کو
ساتھ ہوئے کے پھوڑی اماں بھی لڑ چلا

سوز غم نہاں سے فریاد اور فغاں سے
 فحشت نہیں ہے اکدم کیوں لے ہلال مالم
 کیوں سر ہلکا ہے تیرے ہلال کیوں
 لگن ہے شرم سے غم کیوں لے ہلال مالم
 منہ تیرا ہے دل پہ ہلال مالم
 چلتا ہے غم کیوں لے ہلال مالم
 ابرو کا یہ اشارہ ہے غم کیوں لے ہلال مالم
 چہرہ پہ ہے غم کیوں لے ہلال مالم

سب حال کر بلا کا دیکھا ہوا ہے تیرا
 کچھ یاد ہے وہ عالم کیوں لے ہلال مالم
 یہ غم دامن کیوں روئے ہیں مرد و زن کیوں
 کیا کیا محرم کیوں لے ہلال مالم

بہشت کی نعمتیں
 جہنم کی آفات
 جنت کی لذتیں
 جہنم کی آفات
 جنت کی لذتیں
 جہنم کی آفات
 جنت کی لذتیں
 جہنم کی آفات

پھر یہ دیکھ کر کہ آپ کے شہر کو
 رو فی ہے سب خلق خدا پھر بال کھو فاطمہ

پھر اے فضل بکا پھر بال کھو فاطمہ
 پھر شہ کا غم نازدہ ہوا پھر بال کھو فاطمہ

شکوہ ہے شہ کا نوع اگر کہیں میں ہو اسکی اثر
سن لو یہ فریادیں ذرا پھر بال کھو لو فاطمہ

تکتے تھے شاہ دوسرے کہ بلا میں آگیا
یکدم کا قافلہ کے کہ بلا میں آگیا
چلن کا دھڑکا دھڑکا ہے کہ بلا میں آگیا
پتھر پتھر کا شکار ہے کہ بلا میں آگیا

یہیں کہ طرف تیغوں کے پہلے حاضر ہیں ہمارا جل
دے اب منجرا ہی ذرا لے کر بلا میں آگیا

یہیں کہ طرف سب میرزا بانی کوٹ کھڑا ہے کہاں
سب کو جو میرا شوق تھا لے کر بلا میں آگیا

منہ سنا کے گھر سے موٹر کے شکر میں ایک کپڑا
 پھر کر عزیزوں سے جدا ہے کہ بلا میں ایک کپڑا
 تیرے لئے بنوانا مبارک ہو کہ بلا میں ایک کپڑا
 قبروں سے اب رتی برابر ہے کہ بلا میں ایک کپڑا
 اٹھ غریبی سے کہہ رہی ہو کہ بلا میں ایک کپڑا
 درکار سے اب اور کیا ہے کہ بلا میں ایک کپڑا
 جتنا شامنا ہو جتنا روز لانا ہو کہ بلا میں ایک کپڑا
 جو کچھ دیکھا ہو دیکھا ہے کہ بلا میں ایک کپڑا

قسمت نے بنجھا اگر اوس آستان پاک پر
 شکرست میں دو رنگا یہ حد اے کہ بلا میں کیا

اس طرف شاہ اور سپاہیں بن گئیں جانتے نہیں دیکھتے ہیں
 طول وقت کی صفراؤ کی تیسری سہ ماہی غلامی
 روئے کہ اتنی سجدہ اور سے دیکھا جیسے پہلے بھی کرنا پڑا
 دیکھا کہ کس قدر خفا کی تیسری سہ ماہی غلامی
 کس زبان سے کہا کہ شوکت کی تیسری سہ ماہی غلامی
 اس کے دوسرے ہاں کو شہر نے قضا کی تیسری سہ ماہی غلامی

میرزا

آگے کی گھوڑوں سے صمد اور حسین کی
 ہونے لگا ہر اک کو ثواب بکا نصیب

شوکت سے ہیں شد کے غلاموں کو کیا نصیب
 اس سال پھر جوئی شدوں کی عذر نصیب

فون نیند لگھ کے لائی ہے شاہ کو
 ہیں آئے کرب و بلا ہیں بلا نصیب
 ہر گز نہیں پوچھو کہ ہیں وہ گلزار آہ
 جلتی رہیں پھر کی تیکو ہیں نصیب
 تھی دامن زمین نینو ہیں آج
 وہ مول سے رہا ہے شفاعت ہو نصیب
 کہ جسے کھانچ شفا ہے ہم پر کیا
 کہ نہیں جو پھر بھی ہو بخت پاک نصیب

آئے ہیں جسکے شوق میں ہم گھر کو چھوڑ کے
 مانگو دعا کرے وہ سعادت خدا نصیب

کیا پیش آئے والا ہے کل کی خبر نہیں ہم
 انکس تو پوچھیں کو اسب وقفہ نصیب

دھکیے نصیب چادر خاک شفا سے منہ
 قسمت کہاں کہ ہو کفن کر بلا نصیب
 شوکت بہاؤم سرور ہے اشک و ہر
 جنت میں بھی نہ ہو گی یہ آب و ہوا نصیب

خود
 ہمراہ تو مٹی کو مزم کی بصد کرد فرمایا شہر کا قافلہ
 سوئے کرب و بلا فوج کو لایا شہر کا قافلہ

اکھوا کے ترائی سے بنیا ہر شاہراہ دروازہ تھکار
 یکھوف خدا کا نزل خرمیں لایا شہر کا قافلہ

دیکھا نہ سنا دل کسی کا نزل کا بھی ایسا تھا شہر کا جیسا
 کیا جانے تھا کوئی مٹی کا بنایا شہر کا قافلہ

جس شاہ کی غربت نے زمانے کو رو لایا چہ اس نے کھایا
نام کرم و آسٹی میں ملا کر پھولا نہ بد اختر
گلزارید اللہ کو شکر نام اس سے سرور
ہاں اس کے عوض نام اس کا سجاوے میں
فرمانے سے شہر شہر آرا کو دکھا بد اختر
یو جان پر پاپ کا سر لینے کو آیا شہر کی
شوکت جو کیا کرتا تھا دل تھا خدا یا شہر کا قائل
کس درجہ باہ کار و وسیعہ دل تھا خدا یا شہر کا قائل

سب خلق خدا رومی خود کب و بلا رومی
 جب پیش شد وین کو وہ دشمن وین آیا
 شش کشتی بھائی سے دریا کی ترائی سے
 فیل کے اٹھانے کو جب لشکر لگا
 اک خنجر عیاں ہو گا اندر جہاں ہو
 غصہ ہو نہیں ان پر اے ماہر چین
 کتے شے شے والا سے قوم چھاپی ہو
 مرنے جو بلا پا تو پوچھا کس شے میں

شکست میں ترے نامے کچھ ایسے اثر والے
 سن سکے جنہیں منہ کو قلب حریں آیا
 کہیں بھوکا سنتا ہے بویوں بھوک کر ملا ہے ہو
 میں آپ سے رہنے کو اس بن میں نہیں یا

نوحہ

کہو بسک پٹینے جا کے صبا جنگل میں گر کر رہیں پیر کی
 کی فوج لکھنؤ سے دغا جنگل میں گر کر رہیں پیر کی
 دعوت میں عداوت تھی نہ جان دو دو سرور جنگل میں گر کر رہیں پیر کی
 امید رکھیں اب کر سے بھلا جنگل میں گر کر رہیں پیر کی
 نظام میں جسکے اب جہاں آ رہی ہیں اس کے لئے راحت جان
 جنگل میں گر کر رہیں پیر کی
 حضرت کو کسی کی اس نہیں بھلا دو کوئی جنگل میں گر کر رہیں پیر کی
 اسے ازل و ابد عداوت دغا جنگل میں گر کر رہیں پیر کی

آرام سے و سب فن شتی لکھنؤ میں ہوا لاوی
 یہی یہ پڑے یہاں بجائے جنگل میں گھرے پیر کی

نہج نہیں لے او تیر تھکر سے اسے ہیں غلام آزاد کر کے
 ہر سمت بکھا ہے دام و غلام جنگل میں گر کر رہیں پیر کی

مردم عالم یک شوق تو کیوں ہو ایک نصیب تو کیوں ہو
 غم کا چنگ میں گم ہیں ہم یہ پیر پادری

دل جلانی ہے مرا حق تو کیوں ہے کسی پاس
 خون کی ہے جگہ اب گھر کی کسی پاس
 خون روٹا ہے جہاں ہے غم کی ہے اب کسی پاس
 یاد آتی ہے جگہ تیرے پیچھے کسی پاس

خدا میں ساقی کوثر سے نہ ہوں میں تو ل
 دیکھئے چلے مرے سکین و گھر کی پیاس

خون سادات متفقوں کو لایا جب تک
 کہ ملا میں نہ بچی لشکر بے پیر کی پیاس

ایک فتنہ ماسم ہے دو عالم کے لئے
 صبر پیر کا اور اصرار ہے شہر کی پائیں
 بھولی اکبر کو کسی نے شکر کیا پس
 اسی دیکھی ہے شکر میں شکر کیا پس
 ترشہ کا مال کرم ہے تابغ نقد کر کیا پس
 خورندہ بار میں ہے تابغ نقد کر کیا پس

قسمت کا کیا پھر ہے آخر کیا اندیز ہے
 اور ہے جو سہہ مثال عزا پر ہے کس قتل کی

سوچ لو لے اہل عزا پر شیبہ کس کے قتل کی
 سفنان پر کیوں کر ملا یہ شیبہ کس کے قتل کی

کیوں اس قدر بدین غنوائے شب بے کس
 کیوں قیامت کی گھبراہٹ کیوں کس
 کیوں سحر خیز کو زلزلہ بھانپ کس
 کر دوں لے کس کیوں مایہ سحر کس
 جہانم کیوں مایہ سحر کس
 چنگیز کیوں مایہ سحر کس
 افغان کیوں مایہ سحر کس
 انگوٹیاں کس کیوں مایہ سحر کس
 کس کیوں مایہ سحر کس

اے دارغ قلبیہ صفا لے اشکِ چشمِ مرصفا
 لے نالہ خیر النساءِ شب بے کس کے قتل کی
 کس کو ہونا ہے کیا سحر خیز میر ہونا کیا
 ہے کون مہر و ف با یہ شب بے کس کے قتل کی

کٹ جائیگا کل کس کا سر کل کس کے گلاں کس کے
 باجی سکینے شکر توتیا یہ شیب باقی نہیں ہے کس کے
 اب روک لے شکر بکلیا شیب کس کے
 کیونکہ تو تو شکر بکلیا شیب کس کے

آئی ہو مظلوم کی رو داد شیب قتل فرما دے شیب قتل
 کیا کیا ہوئی شیب پر بیدار شیب قتل فرما دے شیب قتل

جن پچوں کا حضرت گدا والا تھا نہ رو نا دا حسرت و دورا
 رو کے کریم صبح و شام شیب قتل فرما دے شیب قتل

حکیم و پچیس فرق کا زانو شیب قتل فرما دے شیب قتل
 کیا کیا ہوئی شیب پر بیدار شیب قتل فرما دے شیب قتل

اور دسے کیا کرتے ہیں جو کچھ لگانے فرما دینے
 اور دینا لیں سوتی ہے و شاو شب قتل فرما کر دے
 دیکھو نہ بھی بھول کے تو دے کر کو شب قتل فرما دے
 نیز کی طرح ستم اچھا ہے قتل فرما دے
 کہتے ہیں حرم کی روداد شب قتل فرما دے
 یاد آتی ہے عاشورہ کی روداد شب قتل فرما دے
 مجلس میں کہیں نہ غلام شہ صفدر کے شہوت قتل
 سکہ قتل کی روداد شب قتل فرما دے

یاد میں زینب کے بہن اے شہ قتل حسین

اکھ گیا رائدوں کا چین اے شہ قتل حسین

کہہ دے تو انصاف سے کیا ترسے یہاں نہ
 فاطمہ کے زور عین اے شیب قتل حسین
 اے شیب قتل حسین اے شیب قتل حسین
 فاطمہ کے زور عین اے شیب قتل حسین
 فاطمہ کے زور عین اے شیب قتل حسین
 فاطمہ کے زور عین اے شیب قتل حسین
 فاطمہ کے زور عین اے شیب قتل حسین
 فاطمہ کے زور عین اے شیب قتل حسین
 فاطمہ کے زور عین اے شیب قتل حسین
 فاطمہ کے زور عین اے شیب قتل حسین

کتے ہیں ہا خدا ہوں گے جو کل یہ خطا
 کشتہ متعین ہیں اے شیب قتل حسین

دل کو کر گئی کہاب ہو گی دم صحت خواب
 بزم کی یہ زینت ہیں اے شیب قتل حسین

پہلے پھر پھر کس کے دین سے شہید قتل حسین
 دیکھو

مہمان قضا آج شمع شہید
 کل شمع گلا شمع کا ہے اور خورشید
 سہا پستے جسے وہ پستیاں نے نہ نکالا
 وہ پستیاں سائن شاہ کا اور گیم زمین ہے

نیچے جھٹکے بیروڑے قتل جفا سے
 اب کرب و بلا میں وہ مکان پر نہ مکتی ہے

ایسے تھکے جا شوق سے جس ہمینہ کے بو سے
 اوس ہمینہ جرد جیہ زانوڑے لہیں ہے

بہ غریبوں کو صوبہ بیکار
 بہ نام و نشان مہربان
 کہیں نماز اس کو حسین ابن علی کی
 کہیں شیعہ خافق پہ سجدے میں ہیں
 کہیں شیعہ ہجرت میں جہاز
 کہیں زینب نہیں کھنڈم کہیں
 کہیں زینب نہیں کھنڈم کہیں

شکر کھلایا کیا حزن بھرا حضرت سے
 تھوڑے پائیں کہیں تہ میر سے تقدیر کے ساتھ

جو کو روئے تپیں دم ہم ورد لگیں کے ساتھ
 رن ہیں سو تاج جبر ہی حضرت شہید کے ساتھ

عشق سوزیں جو دنیا کو بگاڑا تو بس
 خلدیں سکن حرم سکن شہر کے سائے
 ذکر منصب پہ پہنچا تیری جاگیر کے سائے
 قربیں جاؤں گا کیا میں تیرے زلف کے سائے
 ملک یوں بانوں سے نہ زلف کے سائے
 جگر کوئی بہن ملتی ہے تیرے سائے
 اللہ اللہ یہ ہیں لاشے تیرے صاحب کے سائے
 ہم نہ اس جا بوس سے صاحب کے سائے

فہرستہ نہیں ہو کہ خدا لاری کی بنا
 خلدیں جاؤں گا موت اسی تحریر کے ساتھ

(۱۰۰)
 خوش
 دوستی شاہ و اعوان و غلام کو اب
 کرتی ہے نسبت جدا عوان و غلام کو اب
 عاشق سرور علیہ صلیہ عوان و غلام کو اب
 رنگ کا ہے و صلیہ عوان و غلام کو اب
 کشا ہے تازہ چین کردی ہے غلام کو اب
 بجا ہی یہ اپنے گیت ہیں با اشک آہ
 دلچسپی جانی رضا عوان و غلام کو اب
 جیتی ہی نہ اپنے گیت یہ سکو دل اپنے گیت یہ
 پیلے چلی ہو قضا عوان و غلام کو اب

کیا کروں شکست بیان کہتی تھی جگر مال
 قن کے حوالے کیا عوان و غلام کو اب
 کہتے ہیں شاہ زہرا میں سیر کو دے ہیں
 ملتی ہو تھرت سے کیا عوان و غلام کو اب

[illegible]

شکست خیزوں کو اب فکر میں ہیں سب روز و شب
 غم سے اوسے دو اماں ماموں کے پیار و اچھو

نوحہ ۲۶

رہتے ہیں شاہ زماں بٹی ہیں دو تئیں
 بیچ میں بیچی ہے ماں لٹی ہیں دو تئیں
 ہوتی ہے زینب زمار کمر نئی اس کو پیار
 اوتھتا ہے دل بیسے دھواں لٹی ہیں دو تئیں

بہم سب ہو چو چو رنہ پتہ برستا ہے نور
 ہوتی ہے قربان ماں لٹی ہیں دو تئیں

زینب آشفتمہ حال کھول کے لا شو نیہ مال
 کرتی ہے آہ و فغاں لٹی ہیں دو تئیں

چشم تو سے سب کے ہیں پاس کھڑے ہیں
 عیشِ نظروں چاکاں لپٹی ہیں دوشیں
 چھٹے شادیاں عین دھوکہ جہاں
 آج تو ہیں نہجانی بھی دوشیں
 تو ہیں سب سے بجا جان بھی ہیں دوشیں
 کس کی پرستی میں کوئی نہ دوشیں
 کچھ اکبر کوہ میں یہاں بھی ہیں دوشیں

کیوں نہ ہو شوکتِ فداں کہتی ہو دردِ روئے کا
 اٹھ گئے راحت رساں لیٹی ہیں دوشیں
 کہتے ہیں درد کے شہاہ زانو پہ اوڑھ کے آہ
 اچھے چلے کہاں لیٹی ہیں دوشیں

۲۰

نہالی پوری کی ایک بہت سلطان در عالم کی
 جو بہت شادی پہ صدف کی ہے
 غم نہ شاہ میں غنیمت ہو اس کے
 اثر اٹھانے ہو اور نہ ہو اس کے
 کہیں کا کہیں سے افغان کی
 کہیں کا کہیں سے افغان کی
 کہیں کا کہیں سے افغان کی
 کہیں کا کہیں سے افغان کی

بہار فاطمہ کبریا سے حق اس کی بہتر ہے کہ
 کر ان ہند ہی لئے ہاتھوں ہو گی رسم نام کی
 بندھا جب عقد قائم کا کہ دروں صدائی
 رہا لائی ہو دینا کو یہ شادی محرم کی

کسے وارمن میں کیا نشی کی آرزو
بہار زندگی بہان ہو شکست کوئی داری
(۲۰)

سین کو نیا بیاہ کا خلعت
شہسے برفن کیا دیا بیاہ کا خلعت
تخت پہ بات پیرات کا خلعت
نوں میں دو باہوا بیاہ کا خلعت

دیکھئے قاسم کو ماں کہتی ہو با صد فداں
کس کو یہ تیرے سوا بیاہ کا خلعت ملا

صن جو انی کہاں شان شہبانی کہاں
وارمن خاک شفا بیاہ کا خلعت ملا

جبل شادی بنا ابن حن کا مزار
راوند کا لی ردا بپاہ کا خلعت ملا
قاسم گللوں قبا آپ پشنو کشت خدا
آپ کو سب سے جدا بپاہ خلعت ملا

(۶۰)

زبویہ میں سوئے پوینہ کمر سے نوشاہ اٹھو
پن کر تھی پکر کمر سے نوشاہ اٹھو

کیسی شادی ہوئی یہ راس نہ آئی تم کو
کیا ہوا ہاتھ کا گننا سرے نوشاہ اٹھو

لاش پاپ کے آئی ہے دہن دیکھو تو
اٹھ کے دیکھو مرا تیرا سرے نوشاہ اٹھو

کب سے روٹی ہوں میں لاش پہ تپا سے لاش
 ہوں میں ایک رات کی پوہ کے نوشتہ اکھڑ
 بچوں سچے کے ابھی سوئے اپنے نوشتہ اکھڑ
 یوں قسمت میں کیا تھا کہ نوشتہ اکھڑ
 شکر قسم میں ہو جاتا تھا کہ نوشتہ اکھڑ
 کتنی تھی روئے جو کرا کے نوشتہ اکھڑ
 کو

عاش کے بازو جب شانے سے جدا ہو گئے
 پھر کون نصیبت میں حضرت کی پیر ہو گا

دریا یہ علم شہ کا جب خون سے تر ہو گا
 جنت میں لہو حکم سے زہرا کا جگر ہو گا

عبا میں سکینہ کو بلا اس سکینہ کو
 عبا میں سکینہ کو بلا اس سے قہر ہو گا
 تم چپور چپور ہو کر دیکھا ہو گا
 شکیہ جھجکاں سے صد چپوں کا کہنے
 مصوم کا اس غم سے لاسیوں کا سفر ہو گا
 کہتے تھے شہنشاہ سے جب ہم سفر ہو گا
 عبا میں زمانہ سے کہیں پکاروں گا
 اے بھائی تیار ہو وقت یہ سر ہو گا
 متصل ہیں یہ نغمہ جوت یہ سر ہو گا

کس یا اس سے وہ صفہ در و کھینکاں خرم ہو گا
 جب نزع میں زانو پر شیر کے سر ہو گا
 بھول گئی نہ دنیا کو عبا میں وفا تیری
 نالوں تر سے ماتم میں ہر فرزند شیر ہو گا

شکرست ترے نالوں سے ہو ملک
مظلوم کے ماتم کمانوں میں اور ہو ملک

بانی نیا کی تو سے شہنشاہ سکینہ
دیا پتھر اسق ہے جاں بلب سکینہ
ساز و ساز کے اپنے عجب اس وقت سے اب یہ

مرتے ہوئے یہ دہن کشی سیاسی ہے میری گئی
ملتا ہے ایسا عاشق دنیا میں کب سکینہ

بی بی چا تھا مہاراجہ دس کو سر ہمارا
اب پیاس کا لہو کی گئی کس سے تھب سکینہ

وہ لوگوں کی شدت اور پستی پاس و حکمت
 جو کہیں دیکھا ہے قسرت و کھو وہ سب کی پستی
 اسے فاطمہ کی پستی دنیا ہے تنہا کی پستی
 اس میں کس کے دیکھے ایسے غضب کی پستی
 کس کو دل لایا ہے یہ کیا ظلم و صراحت
 کس کو مسلمان پر ادا اور کس کی پستی
 کس کو مسلمان پر ادا اور کس کی پستی
 کس کو مسلمان پر ادا اور کس کی پستی

۳۲۵

معلوم اگر ہو تا کہ انجام یہ ہو گا میں جانے نہتی

کہتی تھی تجھی سے یہی اور وہی سکھائیں یہاں نہتی

کہنے چاہئے پھر اس کے کالج سے لگا لو کہیں کی دعا
 کا ہو سکے غائب ہوئے اگر آپ کو تہا میں جانے پڑی
 وہ بھی مرے بابا ہی طرح مرنے لگا ہے پیاس میں جانے پڑی
 کس طرح سے کو شہید بن جائے غم میں شہداء ہی
 رہ گئے ہیں کس طرح سے بجائی کے غم میں جا رہے ہیں
 کہہ دیجئے اگر تم کو دوا بھی وہ اشارہ میں ہوا تھا سینہ
 کہہ دیجئے یہ بیاں کرتی تھی جب کہ سکینہ ہوا تھا سینہ
 کہہ دیجئے پھر آئینہ و عہد میں جانے پڑی
 (ختم)

سیکھی ہیں کون لے گا اب خبر شیرازی کی
 نام عبا سئل نے قوری کمر شیرازی کی
 بھائی کا شہداء اب یا غمظاں خون میں
 ڈھونڈ رہی ہے اپنے عاشق کو نظر شیرازی کی

اب نہ رکھو اس سے شہر بھی زندہ گی عجیب
 شاہ خزانہ تھے بھائی تو نہیں لیتے خبر
 لے اجل سے آگے اب تو ہی جبر شیر کی
 بجا ہی تو منظور تھی خاطر
 کی کیا حالت یہ ہے دردِ جگر کی
 شاہ کہتے تھے دکھا دو تم میرے بھائی کی لاش
 کام اب وہی نہیں اکبر نظر شیر کی

دیکھ کر ساجانی کا بیاد نہ آتا
مگر پتلی کی سی تھی وہ
دش پر عباس کی تھی حالت
راغ بیل کی دوازدہ علم
کلاں سے نکلتا پر ہے شام و عمر
ماں تنالب پر ہے شام و عمر

حضرت کو تیلی دو منظر
کے کس میں شہ صفر لے ماہ بنی ما ششم

لے جان و لہجہ لے ماہ بنی ما ششم
روستے میں کھڑے سرور لے ماہ بنی ما ششم

شکر کی عبادت اور بھائی کی غلامی
 ایک ہے زبانوں پر اسے ماہ بنی ہستم
 کیلئے میں اور فوج کے لیے ہیں
 شکر کی عبادت اور بھائی کی غلامی
 ایک ہے زبانوں پر اسے ماہ بنی ہستم
 کیلئے میں اور فوج کے لیے ہیں
 شکر کی عبادت اور بھائی کی غلامی
 ایک ہے زبانوں پر اسے ماہ بنی ہستم
 کیلئے میں اور فوج کے لیے ہیں

یہ دروہے آہوں میں حضرت کی نگاہوں میں
 اندام ہرے دنیا ہرے ماہ بنی ہستم
 دیکھو نوزاد اوٹھ کر لے ماہ بنی ہستم

نو
 دوست ہیں غلط سے کر شاہ پیر سے
 آج طفلانِ حرم میں جہانگیر
 آسمانِ رتبہ میں کیوں کر بلبل
 خیز پیر سے قدم سے وفا کے لئے
 کس کے کہنے کو یا زندہ و لا کے لئے
 کس کے کہنے سب اہل دل اپنے لئے
 کس کے کہنے عشقِ عاشقان اہل اپنے لئے
 کس کے کہنے غمِ غریب سے آہ و بکا کے لئے

لوکارا پیا س کارا ہشتی چل بسا
 دشت میں چلتی ہزار ہا ہند ہی ہوا کئے

کہ نہ مانا ہی ہوا ہے کہ بلا میں بے نشان
 سرنگوں ہے راہِ رفت و ن خدا کس کے لئے

آتی ہے موت غم کو شادی کی فصل میں ہو
 کیا رنگ و پیر چہ ہیں زخموں کے ہمارے اکبر
 غم نصیب صغیر ہیں غریب صغیر
 کتنی ہے کچھوں تہاں اب انتظار اکبر
 کتنی ہے کوئی روئے لاشہ کو کچھ کچھ
 کہتا ہے کوئی سہ ماں تیار اکبر
 رو داد میری سن ہے تھکا تھکا اکبر
 اب تک فقط حکمیں اک تیرے ہاں سے ہو پار اکبر
 اب تو سناں بھی دل سے ماں سے ہو پار اکبر

جبریلکی و حرماں ہو کوں فاختہ خواں
 ہوئی ہے تہہ غربت ہر دم شمار اکبر

جب سے خزاں نے ٹٹا باغ شہاب تیرا
 اوس دن سے آج تک ہے نالاں ہزار اکبر

دشمن میں بوٹھا ہے اللہ انکو مارے
صرت ہر اس سدھارے شوکت شہزاد اکبر
(پوسہ)

بازو بگڑتی تھی ہر دم پنا لے لے مرے گھر کی انکھوں والے
گھر کے ماں کو کس کے واسے لے کر گھر کی انکھوں والے
کے گھر کے ماں کو تو مجھ سے کرے گھر کی انکھوں والے
پس اپنے بچے کو بھی بلا لے لے کر گھر کی انکھوں والے

کس سے اٹھوا اول شہیں تیرا کوئی تیرا بانی تیرا تیرا
چلے بے ہائے سب گنہوارے امرتزی صوبہ
گھر کے تیرے بانیوں سے کنارہ دھو دھو پو پو بت لکھا سہارا
کوئی بانی دے ہوئے ہوئے سب گنہوارے لے کر گھر کی انکھوں والے

بیابان کا تھا میرے دل کو اس ابنِ بیابان کی یاد
 کس طرح ہاں جب کہ کو سننے سے لے کر گزشتہ
 قریب کی ہے یہ تو قریب سے لے کر گزشتہ
 اس مصیبت سے کہ اب قلم زد کے لئے اپنا شوق
 اب قلم زد کے لئے اپنا شوق اب قلم زد کے لئے

جہنم کی پہلو میں دل کیونکر رہی قابو میں دل
 تو صبر سے لے بیٹھا اٹھ لی جواں دماغ ہے

کہتے تھے شاہ کربلا کی جواں کا دماغ ہی
 کہتے تھے شاہ کربلا کی جواں کا دماغ ہی

کیا جا کے باپ سے کہوں کیونکر اسے تسکین دوں
 لالگی وہ بیٹا کرٹی میں جوان کا داغ ہے
 افسوس تصویر میں سب خاک و قوں میں بھری ہے
 چہ چور دل کا آئینہ کس شکر میں لے چلو
 عجب میں غازی تم اٹھو اکبر کو جوان کا داغ ہے
 کمزور ہے دل باپ کا کرٹی میں جوان کا داغ ہے
 انصاف ہاتھوں سے نندا اولاد والو تم کہو
 کہ پتھر سے پہلا کرٹی میں جوان کا داغ ہے

شکستِ محمداوی کھڑا ہے یہ بندہ
 میں یہ شاہ دوسرا کرٹی میں جوان کا داغ ہے

نوحہ

جن کو کہ علی مانگو ہو شادی کی ٹٹا لے سے پیکر اراماں
 کیونکہ وہ باندی تیرے تابوت پہ نظر آئے پیکر اراماں
 پوٹاک شہنائی کے پتیا نیکی بانو چوکنہ سے تو بونو
 حسرت ہی رہی گھر میں یہ بونو اتارا لے سے پیکر اراماں
 اتنی تنہی تہجاری جو بھی بات کہیں سے شرمائے تھے
 ایندوب کی باتیں ہیں وہ چہرے والے مقربا ہے پیکر اراماں
 علی اکبر سے ارمان بہرے والے پیکر اراماں
 جگہ لے غصہ فز کے گونے کو بسایا لے پیکر اراماں

افسوس! افسوس! کھسکے کھسکے چھوٹا اچھوٹا لہو
 یہ تخت عروسی پر کتا بوت کا تختہ اسے میرا لہو

کی رنگ کی ہونو طلب ہے نہیں تیرے کروٹ نہیں لے
 دنیا میں کوئی سیاہ کے دن سوتا ہوا ایسا لہو پیرا

دل اب دھڑک رہا ہے
کچھ چلنے کا گاہ تیرے چہرے سے
روداد قتل کی
میں نے بغیر بیان اٹھا

لو کہیں
مقتل کہاں حسین کا آسمان کہاں
عینی ہوئی نہیں کہ اس سے شاہدین
مقتل میں پوچھے کہیں جو ان کہاں
زخمی ہے وہ مرا کہیں

جب یہ سنا کہ آیتھیں اڑ رہے ہوئے حسینؑ
 باز پکاری ہے مرا آرام جاں کہاں

یہ نذرہ جو دیکھا ہلوئے الکبر میں بوئے شام
تھیں کھول سہا کھانا اور بریتیاں کہا

زینب پکاری دیکھے اگر کوئی میں
 کیوں بھائی اسکو زخم لگے ہیں کہاں
 یاد فریق اکبر سے روپیہ بولی کہاں
 نظروں سے اچ جائید ہو اور نہیں
 شکر آئی الملیت کی الفت کہاں
 (۲۴)

ہوں بھر گیا میدان میں مشکلی سہمیں
 نیکوں اشکوں کے بندے تھی انکوں سے
 عیاں ہے نقش اکبر ترسم کے شور محشر سے
 جواں بیٹے کی دست یوں نکلتی ہو تھرے گھر سے

جوان بیٹے کے لاشے پر کھلے ہیں بال بازو کے
 دیوان اٹھتا ہے رن میں کیوں علی اکبر
 پکار رہی شہر بانو جا کے رن میں کھلے سر
 حجاب اتار نہیں اب بیکو ایاں کے کھلے سر بازو
 اٹھو عجیب اس توہم میں بھائی کی کٹی ہوئی
 جوان بیٹے کی سیت کی خیر اب نہ چلے تو
 شہرے نشہ کاموں کی ہوئی ہے اب کوئی
 جی تیری زبان دہوئی ہوئی ہے اب کوئی

۱۴۱۷ھ

فلک پیر وانی کا زمانہ ہے ابھی

تہ نصیر میر کا زمانہ ہے ابھی

تنگدوش سال ہوئے سن جوانی کو لے
 لگے زبردگار زمانوں پر فسانا ہے ابھی
 بلبل تھکے ہیں حضرت کی آغوش ہے ابھی
 اور دانش علی اکبر کی سرکوش ہے ابھی
 لکھنؤ کی شہر میں کو بنانا ہے ابھی
 قمر صفحہ میں ہو چکا ٹہنڈا تابوت ہے ابھی
 مجلسیں ختم ہوئیں ہو چکا ٹہنڈا تابوت ہے ابھی
 روح زبردگار دے رولانا ہے ابھی

قربِ رودستہ شہزادہ کو شکتی ممکن
 دفنِ سرور کے لئے ایک زمانہ ہی ابھی

نور

گوئی سے اصغر معصوم قبر بانی ہے
 کس کی یاد بنی ہے جی قبر بانی ہے
 دودھ نہ جھکا پائیں کی قبر بانی ہے
 کچھ بچا پائیں کی قبر بانی ہے
 پوچھتی تھی کہ کیا میں اس کی قبر بانی ہے
 کہتے تھے کہ میں اس کی قبر بانی ہے
 کھا جو نہ تھا چھوڑ گیا اس کی قبر بانی ہے
 کہتا تھا کہ میں اس کی قبر بانی ہے

خونِ غلیٰ ابڑا کیا شاہ کو کافی نہ تھا
 رن سے ہو تم بھی ابھی قبر بانی ہے
 کہتی تھی رورو کے ماں کیوں مرے اہم جاں
 گو دیا جاڑی مری قبر بانی ہے

میں نے دیکھا کہ وہ نہ تلم کو بلا
 ہوئے غلام تھی برباں کے لیے
 کہیں سے آئی تھی سنا شوکت کا
 جب یہ غلام علی برباں کے لیے

نوحہ

غلام برباں آج اصغر کا
 غلام برباں آج اصغر کا

میرزا لم سے آہ میراں میں
 حال ایسا ہے آج اصغر کا

چھ مہینے کے بعد باؤ سے
 سا تھک رہا ہے آج اصغر کا

آج بیکار سے ہمارے دادیلا
 دودھ پیر رہتا ہے آج اٹھنر کا
 کوئی جا کے کہے یہ بانو سے
 فون بٹیا ہے آج اٹھنر کا
 ہمارے زہرا کا لال آج اٹھنر کا
 سند سے ملتا ہے آج اٹھنر کا
 فون و شبن بھی فون روٹی آج اٹھنر کا
 حال ایسا ہے آج اٹھنر کا

مرغ بیل کی طرح لے شوکت
 دل تڑپتا ہے آج اٹھنر کا

[illegible]

جب ہوئے اصغر تمام گئے نواک امام
ناک ہو دو خطا شمر کا خجڑ ہے یہ

حشر میں جب حرم آئے گانا دک ترا
بولے سننے یا خدا شمر کا خجڑ ہے یہ

نور

اے راج دولائے اے تر کے بارے
 بھی شہسبزیں کو دغا دیکھ سدا سدا
 علم کو تیری سر کو رہا ہے
 ملو اسے میں خود نظر میں
 شہسبزیں کو غم کریں وہ بھی نظر میں
 زبانیہ پوچھو اسے اچھو اسے
 اندیشہ میں جو چھپ چھپاتی ہے
 مرقد میں شہسبزیں کو چھپ چھپاتی ہے
 میں شہسبزیں کو چھپ چھپاتی ہے
 یاد آ رہی ہے شہسبزیں کو چھپ چھپاتی ہے

دیکھا ہے کسی صاحب اولاد نے یہ غم
 بیکچہ ہمنے کا مرے پیاس مارے

کھو لے ہوئے یا نو کو یہ چلاتی ہے بانٹو
 اب بال جہنم دے تری ماں کے سنو

شوکت تھا قیامت ششہ کیس کا یہ کہنا
اصغر علی اکبر بھی نہیں پاس ہمارے

روئے کہ کتنی تھی ماں میرے ابرو کہاں
تہ کو دھوئے ہوں کہاں میرے ابرو کہاں
اے بیگم ہے تیرے چین کیونکر کہے ابرو کہاں
میرے آرام جاں میرے ابرو کہاں

جہ میں دلیر با کون بھلائے گا
پاس ہو گی نہ ماں میرے ابرو کہاں

تھی ضرورت بھلا خون او گھنے کی کیا
تم تھے غنچہ دہاں میرے ابرو کہاں

وہاں کہ پوچھتا تھا کہ کیا ہے میرا
 دل کا تیرا کیا پایا کیا ہے میرا
 دل کا تیرا کیا پایا کیا ہے میرا
 دل کا تیرا کیا پایا کیا ہے میرا
 دل کا تیرا کیا پایا کیا ہے میرا
 دل کا تیرا کیا پایا کیا ہے میرا
 دل کا تیرا کیا پایا کیا ہے میرا
 دل کا تیرا کیا پایا کیا ہے میرا

کر کے تیری ثنا مانگنے کو صدمہ
 جانے نہ کہتے کہاں میرے ابرو کماں
 باغ عالم میں پھلے اور نہ پھولے اصغر
 اے کس طرح سے دنیا نہیں اچھو لے اصغر

کوں یاد کیے سلائے کے ماں کو کہ
 کون آنکر ترے اس چہو کے ہیں بچوے
 چلے چکے دامن مادر کی تنگی کے
 چکر چا دیو پیر گوارہ مگر
 چین کیونکر تھیں اس قسم کے چہو
 چنڈاڑا دیتے ہیں اس پاس میں یوں
 کون اس عمر میں اس پاس میں یوں
 تر کھانا تر کس طرح سے بچوے

ماں جو راتوں رات بچے روٹی ہے شاید اسکو
 ہلے کس طرح نہ یا لگو کہ ہو دنیا و رنج
 راہ جنت کی جو اس عمر میں تو لے اصغر

ماں جو راتوں رات بچے روٹی ہے شاید اسکو
 ہلے کس طرح نہ یا لگو کہ ہو دنیا و رنج
 راہ جنت کی جو اس عمر میں تو لے اصغر

دہ بابا بات خیرین جو بھو کے
کھڑے

کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے
کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے
کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے
کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے

کرنیکے کے ذریعہ بلاتا ہے مجھے شکر
جاؤں میں تمہیں چھوڑے کھڑے

بانا کی صفائی یہ کرو دم خد ۱ را
میں کیس بے یارہوں اصفہرے اصفہر

بالو کی طرح کون بنا کے لگا رہی جاں
 مرقہ میں ترے بالوں کے گھونگروں سے اصفہر
 اسے کہہ دو بلا تیرے گھر میں تیرے
 شوکت کی دعا ہے کہ زمانے میں تیرے
 منظور ہے میرا نظفہ مرے اصفہر
 کو رقم (۵)



تجربہ میں نہیں طرستے دل بھی نہیں بھرتا
 شیر کی ہے کیسی مشکل میں جاں اصفہر
 گودی میں بندہ کی تر پوئے یزبان اصفہر
 بابا کے صبر کا خوب استکان اصفہر

ایک جاں بلب کے آگے چاں پر سے ہیں دودھ
 ایک نفع خواں اکبر ایک بے زبان اصغر
 لکھا خبر وہاں بھی تم اپنے مدرس خواں کی شان اصغر
 منتیں کھٹ نہ جائے سونٹ کی شان اصغر



اسنٹھی کھی کھی ماں کا کھی کھی
 اسنٹھی کھی کھی ماں کا کھی کھی

UNIVERSITY

ہو چکی اکبر سے یا اس تو گئے تم بھی اس
 روئے نہ کیوں دجلی ماں کا کھی کھی

ہجرتیں لے نیر ماں بانوئے ناشاد ماں
 اٹ بے کی کھی کھی ماں کا کھی کھی

چرخ کی بیدار میں ماتم اولاد میں
 صبر نہیں دل لگی ماں کا کلچر ہے یہ
 کشتہ شہر کے آگے ہوا کا کلچر ہے یہ
 جان بچھڑی کسی کشتہ میں شہر کا کلچر ہے یہ
 دلچسپی بانو کے پین کشتہ میں شہر کا کلچر ہے یہ
 کوئی بچہ ہے کوئی ماں کا کلچر ہے یہ

دھوم سے جا کے وطن دودھ بڑاؤں کی کل
 آج میدان میں ترستے قتل کی ہر ہجوم ہش

رو کے کہتی تھی بانو مرے مظلوم اصغر
 بددیہے نہیں جینے کی یہ ہجوم اصغر

میرا جانتے ہیں پاؤں اگر تیرے سوا
 رنج و غم نہیں ہو کو نسا مصوم اصغر
 میری جیب میں ہوئے ایسے سفر سے واقف
 یا دوست کت کو جیب آتا ہے تخم سبھا دیوں
 کوئی غم پھر نہیں کرتا دوستے مضمون اصغر
 کیوں نہ کہ میرے جیب میں ہوئے ایسے سفر سے واقف
 یا دوست کت کو جیب آتا ہے تخم سبھا دیوں
 کوئی غم پھر نہیں کرتا دوستے مضمون اصغر

[illegible]

سودا سی پڑھتے تھے جہاں کی سودا سی پڑھتے تھے

فوق العادہ
میں خیریدارستان
(۵۵)
سوار کی زندگی کے دلچسپ باب کی سواری اور صنف پر کیا گیا ہے
سوار کی زندگی کا پتہ چلنے والی سواری کی سوانح فیض الکی سواری کی حقیقت کی

تسخن شدداں میں شاہ تختہ بین اشک آہ
 لاکھ میں پھر ایکو ہم اگر دوسے پہلے کوئی
 کرتے ہیں شکر حسین قبر پر درو کے پین
 دیوں نہ اتار دینگے ہم اگر دوسے پہلے کوئی

ترام کا نہیں گھر کے سوا یہ کہ بلا ہے اصغر
 راحت یہاں کہاں ہی پریشہ آسمان ہو

یہ سعدن بجا ہے یہ کن بلا ہے
 یہ فتنہ اس ہے دل پر یہ کر بلا ہے اصغر

سو جاؤ اس زمین پر یہ کہ بلا ہے اصغر

طلق اور یہ پیکان میری زخم اور یہ نادان
 چشم اور یہ پیکان میری زخم اور یہ نادان
 منظر اس پیکان میری زخم اور یہ نادان
 میری زخم اور یہ پیکان میری زخم اور یہ نادان
 جو کہیں نہ ہو کہیں نہ ہو کہیں نہ ہو
 کہوں کہوں کہوں کہوں کہوں کہوں کہوں کہوں
 خاک کنار بادریہ
 سب مرے ہوسے طائر اس کا کام اب کر
 وہ شہر کا کوئی نہیں کہ بلا ہے اصغر

مکن چہ رسم کہے بانی کوئی پلاوے
ہے سب زبان اقصیٰ سوی زبان دکھاوے
تو کتہ شفق سب شامی پلاوے
چہ پیر سرور کوئی زبان دکھاوے

کفری ہوں پھیلا ہے ہاتھ بیکر
کری ناسی بیکر بیکر بیکر
کری بیکر بیکر بیکر بیکر
کری بیکر بیکر بیکر بیکر

نی ہوا حالت تیرا کی کہ ہر دل تنہا
مگر غش مٹی لپٹ جاری کہاں سے آہنگ

ہواری خاطر بناویا تم نہ دیکھو
جگہ میں ہر کی اور اس خند دل بلی کو جلاوے

جگر زبان منصوم کو روتی ہیں ساری بیاں
 نوحہ زینب سے سناؤں یا غم انگیزان
 لاشہ اصغر پر ہے کس کے دل پہ کس کے
 باس اگر بھی نہیں اب چلے ہیں کس کے
 حرم کا ناؤ کس کے ہاتھوں میں کس کے
 کیوں نہ اویں سو کس کے دل پہ کس کے
 تیرے ہاتھوں میں کس کے دل پہ کس کے
 تیرے ہاتھوں میں کس کے دل پہ کس کے

روتی ہیں شوکت ترے اشعار کو مگر تیرے
 اس کو میں نوحہ کہوں یا آہ پیہر کہوں

محبت حسین کو
 اب تم دکھاؤ جو
 حضرت یونس کو
 کھانچے جس کی
 ثواب کو
 اے عاشق حسین
 تم سب کے ساتھ
 شکر و ثناء
 سب کے لئے
 نذر ہے

گودانہ جائے الصغر سے کھڑا

اسے خفاک پاک حرمت مہمان نگہدار

اے ارض کہ بلا نہ رولا نا صغیر کو
 گل چھیننے کا ہوا بھی شہ کا گلخدا
 اے تیرا ظلم بر کیا ہے سنبھال لو
 بچرم تو ملے کے ہو تو چھری کا دار
 اے فاطمہ تم جیلا ہے چھری کا دار
 بانو کے دل پر تیریں کا ساتھ دو
 اولاد والو سیدیں فلک و قار
 قہر باد کہ سب سے ہیں حسین فلک و قار

است کے بخننا نیکی خاطر ہوئے شہید
 اصغر تمہاری چھوٹی سی میت مال بنا

شہ کا یہ حال ہو کہ کلیجہ یہ ماتھ ہے
 بانو مرثیہ رہی ہو کہ خالی ہو انکار

منہ کا غم غصہ کیسے نہ چھوڑا خزاں کے لیے چھوڑ
 تھی صبح کے سنہیں کے تھی تھی کیا کیا چھوڑ
 کو کھاتے ہو اور ہمارے ہمارے کو کھو
 افسوس کے سوا کچھ نہیں

کچھ بھولا تو ہے افسوس لگتا نہیں
 توں بھرا کرنا تو ہے وہ قدر و ہر ہر

جہر ہے و شوالہ شے کس سے یہ نرلی ہو ط
 ہر سہ پہلو تو ہے زینت پہلو ہر سہ

جستہ ہیں شاہ زمانہ قن سے لگتا ہو ط
 خانہ بادہ رسم کہاں گدلیں جب تو ہیں

[illegible]

کیوں نہ ہو شکستہ اہل علم و کمال کے لئے مستعد

وہی ازاد نہیں ازینست کہ وہ نہیں

نوح

کہتی تھی پرو کے بانو دیکھا تھیں تار پیر کا اصرار
 جب سے تو کیا ہے انہوں کو لوٹا نہیں تار پیر کا اصرار
 بڑا سا وہ قد وہ رنگ گلنار وہ غنچہ دہن وہ گل کو رخسار
 ایک دن میں خزاں نے لولی اگر آخر نبوتی سبیل پر اصرار
 بے چین بہت ہو کر سی و سار لکڑ سنٹے اپنی آواز
 مانع ہو جو بڑی بانی پیار و کریم کا ریسر
 کا ہیکو یہ داغ دل پہ تپتی ہو جاتی بلا بو
 قصہ زندہ اٹھاتی اس طرح کا ہوئی بوسہ ریسر کا اصرار

کوثر پر گئے ہو جیت پائے ٹال غم سوئی گور کے لئے
 مرثیہ فقط عواہب تنہا قیل ہو فلک میرے اصرار
 سنہ سے لگاؤ کی کسے دل ب دو وہ پلاؤ کی کس
 پائی کہاں تک یہ دھکیا گیا جو سار سے اصرار

اے دل بہت تھکے دل میں مر کے نکلا بھی نہیں کہ
 ماورائے شہر کی کچھ بھی بٹیا دیکھی نہ بہار مرے اصغرؑ
 بیدار کر دین میں نالان زندانِ بلا میں ہوں پریشان
 درندہ میں بنائی آپ ترا چھو ساسا مرے اصغرؑ
 امت کے لئے اوٹھائی آفت امت کے کو مصیبت
 امت کے لئے یہ رخ جیسا شوکت ہوتا مرے اصغرؑ
 (۶۵)

اے دل بہت تھکے دل میں مر کے نکلا بھی نہیں کہ
 ماورائے شہر کی کچھ بھی بٹیا دیکھی نہ بہار مرے اصغرؑ

ماورائی تھکے اکر بھی جا چکے
 مکیں حدیں اپنا بھر لیا چکے

کہتے تھے شاہ متین ہے اب زندگی بیکار
 قاتل کہاں ہے متین گلے پر کھرا
 اب تاب ضبط کی جو طاقت بلا کی ہے
 لے موت اگر قصہ ہے یہ بیکار
 کہتے تھے وقت و رخ کی بیکار
 بوجاد و نیم گاہ میں نانا بھی
 ہے اہل غزا اوٹھا و صف مام
 جو کہلے سے اسے تھے مہمان جا

شکر تہمیم ہو گئے بچے حسد کے
 بنیڑ سارے کام ہائے بنا چلے

نور

کھٹے شہ پہ چھپ چھوڑ کے جانپوالے
 کس سے منگوادوں تیرے دفن و کفن کا سامان
 خاک میں مل کے اللہ بنائے نہزار
 ذوالفقار اسد اللہ بنائے واسے
 عمر تو حاضر ہیں تری قبر بنائی کانور
 لکھنے مرقد تارک کی پٹی کا نور
 بکری آنکھوں میں مسے دل میں سما پوالے

کیوں نہ روؤ غم دوری میں دلائے احقر
 ترے قصے میں زمانے کو رو لا پتوالے
 کس کو معلوم تھا اس دشتِ بلا میں اکبر
 لاش اٹھائیں گے ترسی ناز اٹھائو الے

اسے اختیار کر لی بہت شکر ہے کہ
 دل لگاتی نہ کبھی پہلے جو واقف ہوئی
 بولی ہاں تیرے گردن جو چھوڑا
 کچھ رحمت میرے لیے تھا کہ
 اس طرح بھی نہ کسی کلمہ کی صفائی ہوگی
 بولی باؤں مرے اصرار کو نہ کیوں موت آئی
 ساتھ اس کے یہی قہمت کی بدائی ہوگی

دل لگاتی نہ کبھی پہلے جو واقف ہوئی
 تجھے سہاے چھ تہمتوں میں بدائی ہوگی

بولی باؤں مرے اصرار کو نہ کیوں موت آئی
 ساتھ اس کے یہی قہمت کی بدائی ہوگی

میرا سچے بچے آرام ملیگا کیونکہ
 پاس خدمت کو حد میں بونداری ہو گئی
 کس کو معلوم تھا خون رس میں ملیگا تیرا
 میں نے بھی تھی تیری دودھ بڑھائی ہو گئی
 تیرے بچے کو اٹھانے کے لئے اٹھائی ہو گئی
 گود میں لپیٹ کر رکھ کر رکھ کر رکھ کر
 لاش کیونکہ تیرا شکر ہو گئی
 بات یہ اس کی پہچان میں بھی نہ آئی ہو

نقص

کہتے تھے شاہ دوسرا جی بھوکے بھوکا دیکھ لے
 بالی سکین میں فداجی بھوکے بھوکا دیکھ لے

ہو گا نہ پھر آنا میرے آفری خانہ
 لے دو دم کی تیغ و دم تیری چمک
 دل کو اس تیغ و دم تیری چمک
 میری پستی پر خط لکھا ہے تیرے
 پستی پر خط لکھا ہے تیرے
 پستی پر خط لکھا ہے تیرے
 پستی پر خط لکھا ہے تیرے

جو کچھ دکھائیں اہل شر وہ دیکھنا چاہیں
 بی بی خدا کا نظیر تیرا جی کبیر کے بہکے دیکھ لے

مرتبی ساعت ہو قریب صبح شہادت ہو قریب
 کسٹ جاؤ گا گل سرسرا جی بھر کے بہکے دیکھ لے

شہادت وہ سنہ کی لاٹنی تھی صورت باریک
 تھے تھے جب شاہ بدایا جی بھر کے چمکودیا
 داور
 کس سو میں یہ حال تو پتہ نہ دی بیاں لے بندہ
 کس فکریں اس طرح خاموش گھرا کر کیر فاصدہ
 دیا کے کہ لئے خط لیکے چلا سہ کیوں قاصدہ
 معلوم نہیں ہو جو قیمت کا کس کا ہو دلا
 سے خاک پہچان جو یہ تیر کا مارا کیوں قاصدہ
 پہچننا نہ لے کون تھکا ہے کیوں قاصدہ
 ہوتا ہے جو یہ تازہ جواں خاک کے اوپر تھکا
 پیارے پتہ دسکا بھی پیغام دیا کیوں قاصدہ

میں ہوں کہ نشان سب کا تیاروں سر و دنیاوں
 کیا نصرت شہید کو بھول گیا ہے کیوں قاصد صغیر
 جو شمع سے اصفہر کی جگہ پر گھر کیوں قاصد صغیر
 دنیا میں نہ کسی باب نے یہ کام کیا ہے کیوں قاصد صغیر
 کہیں اصفہر نہیں نہ قاسم پر نہ غبار کیوں قاصد صغیر
 ایسا بھی نہ کوئی سبکیں و مظلوم ہوا ہے کیوں قاصد صغیر
 شہید کو نہ خط کی فرصت نہیں اصلاً آپ ہی علما جا
 اسید و اب خط صغیر میں کفر ہے کیوں قاصد صغیر

تن زخموں سے مجروح اگر توست شہید کی کیا دم کا بھروسہ
 بعد ایسے عزیزوں کے کوئی نہیں جیسا کہ کوئی قاصد صغیر

(۶۸)
 کوئی جہد پاس نہیں
 اس شہید کے پاس نہیں
 علی اکبرؑ میں قاسمؑ کے پاس نہیں
 عصر کا وقت ہے فقط بھوک نہیں
 فکر اسٹ ہے بیکل گلزار اس نہیں
 کہ بلا ہتی ہے لئے پاؤں کی ہوا اس نہیں
 باغ زہر کے پیکار تو کہا بانو اس نہیں
 لاش اصغر کو جو پیکار نہیں دسو اس نہیں
 اس بے گنتی بھی کہ پیکار نہیں دسو اس نہیں

نظر آتی ہیں شہید و غم شہیدوں شکرست
 قتل شاہ پر یہ صفحہ قمر اس نہیں
 شاہ فرلے تھے دے کون تسلی تجھ کو
 مال نہیں باپ نہیں کشتہ الما اس نہیں

۴۹
نور

درد روز کا پیاسا ہوں احمد کا نواسا ہوں
 لے شمر خدا سے دینے تق کا شکر ناسا ہوں
 تو لکھا دغا مجھ کو میں دوں لگا دغا لکھ کو
 اخلاق و مروت میں شاہ ہدا سا ہوں
 پورا روح و جفا کب تک یہ ظلم ہدا سا ہوں
 دم سینہ میں کتہا ہے بیجا اور فدا سا ہوں
 تم میں مرے جانی دینا نہیں تو پانی
 لکھ میں کرب سے میں لکھ میں کرب سے ہوں

کہتا ہوں ہر اصغر لازم ہے تیرے بچہ پر
 رہیں بڑا ہو نہیں گوسن میں فراسا ہوں

ہر صاحب نام کو دیکھا مر غم شکیں
 دنیا کا ستم دیدہ عالم کا دلا سا ہوں

شعر کی کوئی شے
جو کہ شکر کی شے
تھی

جس نے نشی و اقربا ہے
جس نے شکر کی شے
جس نے شکر کی شے
جس نے شکر کی شے
جس نے شکر کی شے

ہے موت میرزاں تو لکھ کر وہاں سرا
مہان کر بلا ہے مسافر عراق کا

دو حق حسین زبان کسناں سے پوچھ
سردار قافلہ ہے مسافر عراق کا

ایک ایسا دھنڑا ہے جس سے رات کو
 ٹوٹ کر وہ رہتا ہے مسافر آفاق

خوف

نشدید پریشانی نشاں بند گریباں کھول دے
 اسے بند نہ رہاں بند گریباں کھول دے
 کہ زان سے نہ رہاں بند گریباں کھول دے

ہے ابر رحمت تری ذات بالا کی سبب تیری با
 نے عالم نامہ درجیاں بند گریباں کھول دے

لے عالم رخ و بلا لے صاحبزادے کے پیو
 بس ہو چکا اب امتحاں بند گریباں کھول دے

دامان مادر اب کہاں دوش پیماں کہاں
 گری موش ہے عیاں بند گریاں کھولے
 دل ہے جو سینہ میں طہاں اہتا کر رہا کھولے
 سوز مثبت ہو عیاں بند گریاں کھولے
 رحمت کی چادر کھولے غور نشید کلنتہ پھر دے
 واہو در باغ خباں بند گریاں کھولے
 کیا عارضوں پر روپ ہو کیا پاس ہو کیا دھوپ ہے
 لے ابن خالون خباں بند گریاں کھولے

یہ دلجیوں کی آن ہے یہ یخ و دہ کی شان ہے
 لے عاشق بے خانماں بند گریاں کھولے

یہ تو ہے تابا آفتاب تہ نیم اور یہ قحط آب
 کہ ہے تکہ یہ صبر و استحاں بند گریاں کھولے

و در ملک جن و بشر تیراں ہیں اس صبر کیا
 خالق ہے تیرا مدد چاہاں بند گریباں کو چھوڑ کیا
 فرماتے ہیں شاہ نجف قاضی بند گریباں کو چھوڑ کیا
 ہاں اے میرے بھائی علی و یحییٰ بند گریباں کو چھوڑ کیا
 لے راحت جان کا نشان بند گریباں کو چھوڑ کیا
 کرنا ہے شکر و مدد ہم بند گریباں کو چھوڑ کیا
 و اس کو کہے دیکھیاں بند گریباں کو چھوڑ کیا

دیکھو میری رہ لگا ہوتا ہے عرش خدا
 ہو کی قیامت پیا صبر کرو فنا طہ

کہتی تھی روں بی صبر کرو فنا طہ
 حق کی تھی مرضی یہی صبر کرو فنا طہ

جان پیر اب نہ رو کھول کے سر اب نہ رو
 پیر اب نہ رو صبر کرو فاطمہ
 غم سے کسی صبر کرو فاطمہ
 او میں سبھاؤں اس اب نہ رو فاطمہ
 بنوئی بنوئی اب نہ رو فاطمہ
 کیوں جو بنوئی اب نہ رو فاطمہ
 آج مر جائے تمام صبر
 پنج ہوئے سب تمام صبر

روکے شکر قلم لے تیرے قلم
 کہتے ہیں شاہ ام صبر کرو فاطمہ

ہرگز نہ ہو کہ میں نے یہ سب کچھ
 کیا ہے کہ میں نے یہ سب کچھ
 کیا ہے کہ میں نے یہ سب کچھ
 کیا ہے کہ میں نے یہ سب کچھ

گذرے کسی یہ چھوٹے ایسے نہ ہو کہ میں
 جو تین دن میں شاہ نے سرخ عالم اٹھائے
 آنکھوں کے آگے اٹھے دو برابر ان مسلم
 دو بجائوں کے لاشے نہ نہ ہم اٹھائے

فاقہ عالمی ہے کہ عبادت میں
 کس کو کمزور نہ رہے کہ علم کا
 منہ سب کا وسیلہ ہے علم کا
 مانتوں میں اس کی پستی و
 دریا پستی ہے اس کی شرف
 اب کوں ہے اس کی شرف و علم
 متقل ہیں اس کی شرف و علم
 سطر ہے اس کی شرف و علم

ہوئے تھے ظلم جو جو با سوں یہ ہو چکے
 لائے تو بیکسوں کے فتنہ سحر اٹھائے

کو

دنیائے اٹھ گیا ہوا اک دم حسین کا
 دونوں جہاں میں ہوتا غم و فک حسین کا
 بار غم و الم سے بھر گیا حسین کا
 جزائی ہے کیاں میں شہر حسین کا
 جب یا امام منہ سے کہیں حسین کا
 نوہ سے نام پامی زبان پھیلا حسین کا
 اس دم دعا کے امت عامی زبان پھیلا حسین کا
 دیکھو نہ دیکھو کیا اس سے تھا دم حسین کا

زہرا پیر کی نقش کو چھاتی نہیں
 زنجوں سے ہو گیا کویہ عالم حسین کا

جس دن سے اس ہمنہ میں ہمیں ہوئے امام
 اس دن سے ہو گیا ہے محمد حسین کا

استغاثہ پوسٹا باب کار و زحمت
 استغاثہ چھوٹے میں ہم سر علی اصغر دیا
 کیا کہوں دیکھتے باز و سسکتا ہین رس
 سطح حوضت طلا میں اس کے شکرت
 زندگی میں کیا شاد و ستم
 خاندان کہاجہ ہیں بوجہ کو ستم

کیوں نے کبھی ستایا کسی کے بچوں کا نواں بھلا
 بتاؤ تو نے گروہ اعدا بائی ذنب قلمتوں

مہریدہ لکھتے اٹھا بائی ذنب قلمتوں
 لکھ کے خوان سے پکات اٹھا بائی ذنب قلمتوں

بنی کا کیا میں نہ تھا نو اسادیا کسی نے نہ کھولا
 فرات پہن دن کا پیسا اپنی ذنب چلتی تھی
 ہر ایک پیکان میں نہ تھا کہ کس کی ذنب چلتی تھی
 کہ پوچھتا ہے بنی کا کیا ہم نے بنی کی ذنب چلتی تھی
 دیا تھا رتبہ نہ کیا خدا نے بنی کی ذنب چلتی تھی
 حسین مہمان تھا نہ کیا ہم نے بنی کی ذنب چلتی تھی
 رسول کی جان تھی نہ کیا ہم نے بنی کی ذنب چلتی تھی
 بہانہ کیوں ہوا ہمارا بنی کی ذنب چلتی تھی

طلب کریں گے کہ ایسے یہ خود اس کے گناہ کی
 حسین مظلوم ہے نہ خطا تھا باقی ذنب چلتی تھی

بنی کو یہ پارس جانور کا ہے نہ حیران کچھ کھایا
 بناؤ رہے تھے نہ گرسنہ باقی ذنب چلتی تھی

وزیر اعلیٰ اسکول میں کرت کہ ہو گی مگر نہیں پتا
کہیں کے جب قاتلوں سے نوالا باجی بڑے پتھر سے

تلم نے کیا ہے خلق میں کیا کام کیا حسین
میرا ہے جو خالق کا بس کیا حسین
اب فخر کر کے کام کرتے گناہ اسلام پر حسین

عاشق ہو جس گلے کے بنی وہ گلا کے
آغا رشتہ دار وہ ہو یہ انجام یا حسین

کوثر کے جام تیرے غلاموں کے ہاتھ آئیں
اور تو پائے پیاس میں اک جام یا حسین

کیوں دور ہے وہ عاشقِ ناکامِ پائین
 است کا کام پیر کی پوچھ
 کہ بیکار کیسے اچھا ہے انجامِ پائین
 اصفیٰ کا تیر نہیں کا تیر
 غیب کا کام پیر کی پوچھ
 کہ شاہ پیر نام کیسے پائین
 تب پائین منہ سے کھادل تیر کی

لوحہ

رٹ گیا مظلوم کا گھر ہائے ہائے

رٹ گیا شیر کا سر ہائے ہائے

چو کمر آلود دنیا کی نظر سے ہے
 کس کی غمناک صورت سے ہے
 وہی جہاں لا کے تھمے روح الایں
 بندہ کی عابدی کا سہلے ہے
 کس کی زبرد کا جگر ہے
 کس کی غمناک صورت سے ہے
 کس کی غمناک صورت سے ہے

کرٹ بلا میں ہوئی کیا کیا جفا
 روئے میں سجاد بوجہ شیر ملک
 کچھ نہیں صغرا کو خبر ہے
 محبت میں سب باقی شرم ہے

خاک پہ فطال اس کا چلن
 تاج امامت کا کمر ہائے
 لب پہ جاری رہے شوکت
 لب پہ شہرہ گبرگاہ
 سر پہ حسین کشمیر
 گلزار جان بنی تو کو گلزار حسین

آفت و رخ و بلا ظلم و تعدی جفا
 صبر و شکیب و رضا تحریک پر حسین
 وادفا میں بھلا کس نے ٹہرائے نبوا
 تیغ کے نیچے کیا سجدہ و اور حسین

قفا چو تبار اگلا بوی که مصطفیٰ
 اس پیش عیش میں چلا شکر کا بحر حسین
 سہیڈ نہ ہر گرم آن کے ہمیں بکھلا
 ایک بیابانِ فدا آپ کے ہمیں بکھلا
 ہم توں نہ کیونکہ فدا آپ کے ہمیں بکھلا
 آپ سے ہیں فدا امست جد پر دامن
 آپ سے کیونکہ امست جد پر دامن
 آپ سے کیونکہ امست جد پر دامن

شانِ پرشکوہ کی کیا ہیمن ہے اس کا ذرا
 آپ کا کہتے ہیں سب اس کو ثنا گر حسین

نوح

کانوں سے زمانے نے سننا اور نہ دیکھنا
 اس منزل قافلہ میں ہوا اور نہ ہو گا
 عیاشی ساعش شدہ ظلم سے چھوڑ دل چھچی نہ لوٹا
 طالب ہی رہا منفعت استجد کاشیگر صاحب
 اٹھارہ برس واسطے کی سیت کو اٹھا کر سب کھاس
 کیا دل تھا کہ اصغر کے شہر پہنچے نہ پتہ پتہ پتہ
 ہو چکے زمانے میں ہوا ابو کانہ کیا کیا
 شہر شہر ایجاد سے بڑھ کر شہر
 گذرانہ کوئی زیربغ غدیہ سے بڑھ کر شہر
 سرنگ دم فوج سے دیکھ کر پاشیر صاحب

روتا ہے ملک کے لئے کیوں صفت بلازم خود را
 اے شوکت تقدیر جگر ہے ترا آفتاب سحر

وہ مظلوم ہے رو یا جو اک دن میں بہت کم کو
 لقب شہید ہے جبکہ یہ اوس کیس کا نام ہے
 ظاہر و مخفی رو یا یہ اوس کیس کا نام ہے
 جسے شہادت کوئی رو یا یہ اوس کیس کا نام ہے
 نہ تھا ساقی کوئی جبکہ یہ اوس کیس کا نام ہے
 سناں پہ حضرت کا چہرہ پکا سر متوں رو یا یہ اچھی ہیں
 حسنیو تم بھی سمجھو کہ متوں رو یا یہ اچھی ہیں
 اللہ چکا ہے فلک کا درختوں رو یا یہ اچھی ہیں

آج دنیا سے کٹنا شے کا گلا الوداع
 تیرے بی کا چرخ آج جہا الوداع
 بھلا کیوں نہ ہو عالم پہ آج محمد کا ماہ
 آج نظریں میں ہیں آج خیر خواہ
 ڈوب گیا شام کا تھا جو بڑا خیر خواہ
 امت نائل کا تھا جو بڑا خیر خواہ
 ہو گیا امت سے وہ آج جدا الوداع
 سینہ زبر پہ چنانہ زخم سے پلا
 لہائے درہی تین دن گریں یہاں سارا

جمعہ پہ انیس سو زخم اٹھ کر گئے
 راہ میں معبود کی گھر کو ٹٹا کر گئے
 اے خلف مرثیٰ لے جگر مٹھٹھا
 امت جدا کا گلہ پچھ نہ کیا الوداع

دعوتِ بونا سے تھا اسکو وفا کر کے
 تیغ کے پیچھے رکھا خشک لکھا الوداع
 قاسم ناشاد کی تازہ بدلتی
 اکبر غلام کی دھماکتی الوداع
 اصغر غلام کی غصہ جھار الوداع
 جان سے بڑھ کر ہے دوست رکھیں مر تفضا
 پس کی جاتی ہے خاکِ طمہ پالے سدا

ہو گیا ہے دوزخِ آج محرمِ ماسم نا
 پیو کر تم سب سے آج ہو تاؤ پر صفا

کانہ سے یہ لیکر پیر نی جھکودا مصطفیٰ
 سینہ پر ادس شاہ کے شہرِ حرم الوداع

ہوا کہ کدو عصفی سبب اسے ششہ عالی مقام
 ہو گئے است پڑا آہ آپ فدا الوداع
 عظیم کی سبب سال بھی اسے ششہ عالی مقام
 کی پویش کی نظم پیارے شہداء و اگر
 ششہ دوسرا پڑے فدا الوداع
 ہو رہا ہے

زہر کے دل کے ٹکڑے چاروں طرف میں کھیلے
 گنار بنگیا ہے اب کر بلا کا جنگل

کہ درجہ خوش نما ہے اب کر بلا کا جنگل
 کیا ہر اچھا ہے اب کر بلا کا جنگل

دانا دشت پر سب افشاں ہے جو ہو کسی
 کیا زنجیر و پیر ہو اوں میں کہلا کا جگہ
 او تر سے برات لیکر اب کہلا کا جگہ
 کیا دین بننا ہے اب کہلا کا جگہ
 قریح درویش کر گیا ہے اب کہلا کا جگہ
 جنت سے گر کر سطر ج اوں کہلا کا جگہ
 بل اذن بار پا ہے اب کہلا کا جگہ
 گلزار خاطر ہے اب کہلا کا جگہ

کہنے کے ساقہ اس پر شیر ہو رہے ہیں
 ہاں دشت عرش کا ہے اب کہلا کا جگہ

ہوتا ہے غم سے سینہ تنہا ان ہے مدینہ
 سکن حسین کا ہے اب کہلا کا جگہ

اے ایلہ میں وفات پائی وہ صفراء
 کیں بن گئیں جو چھوڑ گئے اہل
 کبریاں سے چھوڑ گئے اہل
 کبریاں سے چھوڑ گئے اہل

کون آئے اب بکھارے سکینہ کی پیاس کو
 جہاں ابن سہیل کو شریعت کے
 توام نہ کیوں ہو شادی و ماتم نہ میں
 نوشاہ جنگل قائم ہے پر چلے گئے

کہہ کر کہ سب تجھے یہ جان بصد
 صغیر کو کون لائے لگا کر
 اگر کہیںوں علیؑ کے لئے
 پانچویں کی طرح چھوڑ کر
 کس طرح ماں کو چھوڑ کر
 کس طرح مریض عمرت کے لئے
 شہید بن کر ہیں غافل
 یہ اور کس طرح

ہر سے کس طرح نہ گردوں سے ہو
 خوں زمیں پر سے بہا پیا سوں کا

کس نے کائنات سے گلا پیا سوں کا
 سر کیا کس نے جھلا پیا سوں کا

کہ تو تبتلا مجھے اے قلوب حسین
 وایغ کس طرح سہا پیا سوں کا
 کہ تو تبتلا مجھے اے قلوب حسین
 حال جنت میں ہے کیا پیاسوں کا
 کہ تو تبتلا مجھے اے قلوب حسین
 حال جنت میں ہے کیا پیاسوں کا

کہ تو تبتلا مجھے اے باغِ جنان
 حال جنت میں ہے کیا پیاسوں کا

کہ تو تبتلا مجھے اے قلوب حسین
 وایغ کس طرح سہا پیا سوں کا

کیا خطا جرم تھا کیا پیاسوں کا
 کھلم کھلا کھینچا گیا پیاسوں کا
 کھلم کھلا کھینچا گیا پیاسوں کا

اس غم میں خدا جانے ہوتا ہے اتر گیا
 اس غم میں خدا جانے ہوتا ہے اتر گیا
 اس غم میں خدا جانے ہوتا ہے اتر گیا

جب ہنس دے گھر کو چھٹا عابد نے کھارو
 تربت نہ ملی جھکواؤں لوگوں کا کھارو
 تربت نہ ملی جھکواؤں لوگوں کا کھارو

جب فرق شدہ والا بالائے سناں و کھلا
 چلائی سگینہ یہ نیرے پہرے کھلا
 چلائی سگینہ یہ نیرے پہرے کھلا

اقبال کے غم سرور سے کہیں تک
 دل نہ لے سکا کہیں تک
 مالا مال ہوئے غم کی غم
 اصفیٰ کا گلا کا گلا
 معلوم نہیں اس کا کیا
 کہیں تک کہیں تک
 کہیں تک کہیں تک
 کہیں تک کہیں تک

یہ کسی لاش تھی جس کو کیا مال لٹوٹے
 یہ کسی لاش تھا جس کو تو نے تیرے پر چھایا ہے
 بن سجدیں بتا دیا یہ کیا ظلم ڈھایا ہے
 یہ کس کا گھر تھا جس کو تو نے مٹی میں ملا دیا ہے

یہ وہ غم کو کہ جس نے قاتلوں تک کو رو لایا
 سنناں شکست کیوں ہو نہ میں رقت
 حسین بن علیؑ جو پر اکا جابا
 جس کا کمر جھکنا ہے بکین رن میں
 جس کا دل تھی جھپٹی میں جگہ جاد میں تھو نے
 جس کا چار غم کو چھوٹے کلہوں کا پتہ ہوا
 جس کا دل تھی جھپٹی میں جگہ جاد میں تھو نے
 جس کا چار غم کو چھوٹے کلہوں کا پتہ ہوا
 جس کا دل تھی جھپٹی میں جگہ جاد میں تھو نے
 جس کا چار غم کو چھوٹے کلہوں کا پتہ ہوا

بکین لاش تھی کس کی تارا حسین
 پر وہ پوش جہاں کو ن تھاے فلک
 جڑیں ہی کیوں زلزلے فلک
 خاک اڑاتی ہو کیوں کر بلاے فلک

مہن شاہ کی پتھار کا لاشہ طیار
 تاج و تخت علاء کوں نہ تھیں
 شاہ تشدد میں پا کے روئے خاک
 بنیت زبر آویں پوئے خاک
 بیکسی میں ہوا کوں پوئے خاک
 روری ہے کھو دیں شہ کا مزار
 عابد و لقا کھو دیں شہ کا مزار
 ایسے جا پر یہ جفا سے فکر

ذبح اصغر ہوئے قبر میں بے خطا
 ہو چکی ظلم کی انتہا اسے فلک
 بھائی کی قبر پر روئے کیونکہ بہن
 شہر و رائلے ہے کھرا لے فلک

نظم شکست بنو کیا حالت کہ بلبل
کس زخم پر ہوئی یہ جفاے فلک

موقف

بیجا تھی زینت صدا کہ سے کہوں کیا کہوں
حال دل مبتلا کہوں کہوں کیا کہوں
کون کھلائے غذا سے کہوں کیا کہوں
حال میں پہنچا دکا سے کہوں کیا کہوں

لگایا جنگلیں گھر کہیں گیا بلوہ میں سر
یہ شتم اشتیاق کس سے کہوں کیا کہوں
کون افرہ صائے روا کس کہوں کیا کہوں
اکبر و اصغر گئے خویش و برادر گئے

قیام میں ہو جائیں ہیں بھائی وہاں بکھین
 اسے پانی پتھر سے کہوں کیا کروں
 اسے پتھر کا جبر اور بار کیا کروں
 کوئی نہیں دیکھتا کسی سے شکست کا حال
 اسے اسد و اجلال اس کے کہوں کیا کروں
 کوئی نہیں پوچھتا کسی سے کہوں کیا کروں
 (۹۱)

جہنم کے دنیا تم تو سب تارے کہے
 (وحدہ جاتے جب کہیں تو کیونکر ملاقات
 ہوئے ہیں جب رسول کے آرام جاں پہلے
 اک غل اٹھا زمین پہلی آسمانی پہلے

غائب ہوئے ہیں
 کلہاڑیوں کی طرح سے تراشا ہوا ہے
 کہ اوٹ نہ بنیں جب کہ مصطفیٰ
 کیا ہے کہ اس کا پس میں
 کلہاڑیوں کی زندان شاہ زماں
 کہ کھینچ کر لے کر
 کہ کھینچ کر لے کر
 کہ کھینچ کر لے کر
 کہ کھینچ کر لے کر

شکرست لبوں پھٹنے سے دم پر تو غم نہیں
 کر دے اہلیت جہاں تکٹیاں چلے
 ہم اسیر ہلا ہیں دلوں کے چین کے
 سروں پر کوئی نہیں شاہ مستحقین کے

(۱۴۰)
 خلق اصغر جبکہ بیکان کا نشانہ ہو گیا
 شہنشاہ ہے یہ سب کو رو دیا ہو گیا
 سلطان دیکھو باپ کا نشانہ ہو گیا
 حال قتل شاہ غلامی ہو گیا
 دیو پیاں دیکھیں کہ شاہ کیا ہو گیا
 آسمان فو دیکھیں کہ شاہ کیا ہو گیا
 کہتے تھے قاصد سے شاہ کہنا مر گیا
 قافلہ میرا سوئے جنت روانہ ہو گیا

شاہ کہتے تھے کہ میں صغیر کو کیوں لایا یہاں
 مانگنا پانی کا مرنے کا بہانا ہو گیا
 بچنے میں چلتے تھے پیار سے جبکو رسول
 وہ گلہ سنا سے کایتروں کا نشانہ ہو گیا

میں سب شکر کی باتیں کہیں
 کہیں سب شکر کی باتیں کہیں
 کہیں سب شکر کی باتیں کہیں
 کہیں سب شکر کی باتیں کہیں

(۹۵)

اشیاء شکر کی رو سے
 روئے سے اور شکر کا
 شکر میں دل پہ غنیمت ہے
 شکر میں دل پہ غنیمت ہے
 شکر میں دل پہ غنیمت ہے
 شکر میں دل پہ غنیمت ہے

چالیس دن ہوئے ہیں سرور کو سرگماں
 چالیس دن ہوئے ہیں سرور کو سرگماں
 چالیس دن ہوئے ہیں سرور کو سرگماں
 چالیس دن ہوئے ہیں سرور کو سرگماں

روفا ہوتا رہا سرور کا شہ کا سر
 روفا ہوتا رہا سرور کا شہ کا سر
 روفا ہوتا رہا سرور کا شہ کا سر
 روفا ہوتا رہا سرور کا شہ کا سر

زینب کا ہاتھ تھا موٹر کے اشارے پر
 اسے دلفگار سے بدلتے ہوئے
 اشارے کا پیکر اب اسے اشارے
 میں کوئی اور نہ تھا اشارے
 میں اس کے ہونٹوں پر اشارے
 اشارے میں اس کے ہونٹوں پر اشارے
 اشارے میں اس کے ہونٹوں پر اشارے

بینہ یوں نے مصحح کی کچھ قدر نہ جانی
 ان لوگوں کے نزدیک گنہگار ہو جانا

بنے یا رہے سچا و بیچارہ ہے سچا و
 یا سرور و دیں غم میں گرفتار ہے سچا و

ماں بہنیں ہیں اونٹوں پر تو نیرے پیلے لم
 اس قافلہ کا قافلہ سالہا سالہ
 ہے رنج از سیرج سے زیادہ غم اور
 مہر و فخر کے شہسوار ہے
 دھمکتے ہیں کفار تو یہ کہتا ہے
 اسے ظالم و فوجان سے ہزاروں
 تو کتے غم نہ جاو کا کیا حال ہے
 مجبور ہے کہیں سے کفر و کجی

اعدائے بلایا تھا جیب شاہ کو خط لکھ کر
 یہ آب لبینوں نے ریتی پر کھلایا کیوں
 مہمان بلایا کہ کھر سکیں کو ستار یا کیوں
 پانی جو نہ دینا تھا سپاہیوں کو دکھلایا کیوں

کانڈھے پہنکے جین میں چڑھا تھا
 سر اس شے کیس کا پیرے کیا خطا
 کیوں حرم بیدیں اصغر کی کیا خطا
 منصوم کی گردن پیرے کی کیا خطا
 غم میں غریبوں کے پیرے کی کیا خطا
 انڈوں کے گم تھا یاد دل کو بستی کا
 عالم کے لئے گم تھا یاد دل کو بستی کا
 پیرے کی کیا خطا

شکرست نہ کھلا کچھ بھی است نے محمد کی
 زہرا کی لکائی کوئی میں طایا کیوں

شہر بولے تہ بخیر شب چہ تہ سہا دل پر
 قصہ یہ سہا بلو سہا شب کو بھرا یا کیوں

روٹنگی نہ کر بکرا دو لکھا کی جلدانی ہیں
 بچن کا نیندا پچھر کس طرح بکرا دو لکھا
 شکست ہو اٹھائیں کئے زحمت غم نہ ہو
 دنیا سے انہیں سب کا راحت سے سفر ہوگا

(۹۹)

روٹے کہنے لگی تھیں کیا کہیں اب زینب
 مریزا لوتھیں پا لگی جب زینب

دانی بھولی نہیں لے عوان و محمد تم کو
 دیکھتے اپنے دلا روں سے ملے کتب زینب

بھائی جہاں وفا تم نے جو دکھلائی ہے
 جا کے اماں سے کری وہ بیاں سب زینب

سناں اور کسی قبور پر آئے ہیں قیامت کیا ہے
 کون اس کو پہچانے گا جو بھائی کو طلب کرے
 علی گڑھ میں رہا ہے وہاں اب بھائی کو
 علی گڑھ میں رہا ہے وہاں اب بھائی کو
 علی گڑھ میں رہا ہے وہاں اب بھائی کو

بھائی بھائی یہ کہا کی تو وہ نہیں نہیں
 بھائی بھائی یہ کہا کی تو وہ نہیں نہیں
 بھائی بھائی یہ کہا کی تو وہ نہیں نہیں

نوز و بولگادول پر اب بڑے کھسٹو نے
 قابو سے طبیعت اب اسے ماہ نکلتی ہے
 شام کی چلی سیت تو ماں ایسی نونشاہ کی نکلتی ہے
 کس گھر سے برات اسے کھانے کی نکلتی ہے
 کس گھر سے کھانا نکلتی ہے اس کی پانشاہ
 اصغر کو دیکھتا ہے جان اس کی پانشاہ
 اب سب سے کھانے سے نکلتی ہے پانشاہ
 قابو سے کھانے سے نکلتی ہے پانشاہ
 زینب بھی کھانے سے نکلتی ہے پانشاہ

ماتم کے ہیں گرویدہ شکر کے دل و دیدہ
 رنگت ہے بہت سیل اصغر کے گریبا نکی
 اس پر بھی چمک کیسی اے ماہ نکلتی ہے
 زیادہ ہی اشکوں کے ہمراہ نکلتی ہے

(۱۰۱)
نوحہ

کہتے ہیں لوگ بازوئے سرور کی حاضری
کی کد بلا میں اوتھو خضر و سب
جو عاشقان شاہ ہیں غریب برادر کی حاضری
حضرت کے اوس علمدار اوس سے یاد
آتی ہے بیکپی علمدار اوس کی حاضری
خالی خواب سے نہیں صنفیر کی حاضری
کہتے ہیں فاطمہ سے جناب میں یہ مصطفیٰ
گر گھریں ہوتی ہے ترے دلبر کی حاضری
کر تے ہیں عرض باپ سے جنت میں شاہدیں
چلے حضور سے میرے یاد کی حاضری

آتی ہے فقر و غارت آلِ عجب کی یاد
ہوتی ہے جبکہ دلبر حیدر کی حاضری

ہوئی کی نصیب روضۃ النور کی حافی
 کر بلا واسے انہیں آنسوؤں کے پیاستے
 کے پیا سو نکالیاں چشم کو پر عم کرنا
 سنے ہو کر یہ مظلوم کے رونیوالو
 کام آئیگا قیامت میں یہی عم کرنا

شہ سے بانٹنے کہانوں سے افسانوں
 کہ چپ پر مریں کہ چپ پر مریں
 کہ چپ پر مریں کہ چپ پر مریں
 کہ چپ پر مریں کہ چپ پر مریں

کہ چپ پر مریں کہ چپ پر مریں
 کہ چپ پر مریں کہ چپ پر مریں
 کہ چپ پر مریں کہ چپ پر مریں
 کہ چپ پر مریں کہ چپ پر مریں

کہ چپ پر مریں کہ چپ پر مریں
 کہ چپ پر مریں کہ چپ پر مریں
 کہ چپ پر مریں کہ چپ پر مریں
 کہ چپ پر مریں کہ چپ پر مریں

کام آیا ہے تنہا ہے لئے میرا بچہ
 بچہ پر سادہ سرے تخت جگر کو رو

دیگام جو جزا مشغول اس روئے کی
 بیکس بیوٹن و تشنہ جگر کو رو

پوچھنے آئی ہوں جنبت سے تھکا ہے مرنے والا
 میرے پیارے کو میرے نورِ نظر کو رو رو
 میرے تکیو خدا خلق میں ہنسنا رو رو
 عمر بھر اور مرے خستہ ہیں رو رو
 دو لکھری کو بجاؤ نہ میرے شوق کو رو رو
 عمر بھر بن شرموں کا تھپیں رو رو
 رو رو اس کا تھپیں رو رو
 فاطمہ بیگم صلی علیہا وسلم
 عالم شاہ میں عیاں کر دو رو رو

5

اداکستہ ہو اے پھر اعتقاد میں شام

جائے ہیں اہلبیت رسول انا ہم شام

پوچھا کسی نے نسب سے سوا غم کیاں ہے
عابد نے تین بار کرسٹاں شام شام شام
شوکت کے طرح سب کو رو لائے کھاتا ظلم
سے گاندہ صبح کو کوئی اب پترا نام شام

کرتا تھا سب سے شرمگاہ چو پو
نہا ہے نہ پیر کا شرم چو پو

سوئے ہیں سر ٹکڑے ہوئے قسا فلد کے لوگ
کوئی نہ ساتھ آئے گا اس کے حلو چلو

ادھوں یہ کوئی آئے کرے گا سوار اب
جائیں میں نہ سہلے پیر چو پو

شاہ نے میں باز دست شاہ شہید کے
 تھا بچنے کو تھا کے وہ کیو کر چلو
 بازار شہر شام میں آراستہ تمام
 بدور دور کیسے پہنچے سو اونچے
 اب انتظار کا ہے کہ تمام
 نہ آج نہ آج کا سفر ہو چکا تمام
 کہ نہ کیست جاتا ہے شاہ شہید کے

سالان سفر کا میر و ساماں کرینگے کیا
 اسباب ہے نہ پھر زور و زیاں چلو چلو

سنگریہ حکم شعر کا کہتے تھے اہلبیتؑ
 بے وارتوں کا کون ہے بہر چلو چلو

دوستی کے لئے نہ ہی ہر ایک کے لئے
 دوستی کے لئے نہ ہی ہر ایک کے لئے
 دوستی کے لئے نہ ہی ہر ایک کے لئے
 دوستی کے لئے نہ ہی ہر ایک کے لئے

افسانہ نقش شہزادہ دلا کہ جاتا ہے
 کہ جاتا ہے کہ جاتا ہے کہ جاتا ہے
 کہ جاتا ہے کہ جاتا ہے کہ جاتا ہے
 کہ جاتا ہے کہ جاتا ہے کہ جاتا ہے

یہ چاند عزا کا ہے تہیں قلب فلک پر داغ غم و
 بہر سال غریبوں کے لئے روئے فلک کہ جاتا ہے

اب حضرت شہزادہ کی کہ جاتا ہے کہ جاتا ہے
 کہ جاتا ہے کہ جاتا ہے کہ جاتا ہے
 کہ جاتا ہے کہ جاتا ہے کہ جاتا ہے
 کہ جاتا ہے کہ جاتا ہے کہ جاتا ہے

اس ماہ میں کس طرح لہو و دستے نہ دنیا دا حسرت دور دوا
 سہو رکھا ہو دیک بیا بیاں پہ پہا کہ جاتا جو شرم
 اس ماہ میں کیونکہ نہ دینے میں آئے خفا دل غم کو قند کی
 لگھرا چہ غبار کا مٹی میں ملا کہ جاتا ہے حرم
 چہ وہ تہنہ کہ لہو و دستے پہا تو تھکے ہوئے دل کو
 لکھ لکھ کر گہوارہ میں رکھا کہ جاتا ہے حرم
 اس ماہ میں کیونکہ نہ دینے میں آئے خفا دل غم کو قند کی
 لکھ لکھ کر گہوارہ میں رکھا کہ جاتا ہے حرم
 اس ماہ میں کس طرح لہو و دستے نہ دنیا دا حسرت دور دوا
 سہو رکھا ہو دیک بیا بیاں پہ پہا کہ جاتا جو شرم
 اس ماہ میں کیونکہ نہ دینے میں آئے خفا دل غم کو قند کی
 لکھ لکھ کر گہوارہ میں رکھا کہ جاتا ہے حرم

فنا ہو
 شہ پر گزری ہے مجھ طرح کی درد دا درد ماہ کو
 غلطی ہم کے ماتم میں زمانہ کو رد لا کر جاتا ہو

اس ماہ میں کس طرح نہ دینے میں آئے خفا دل غم کو قند کی
 لکھ لکھ کر گہوارہ میں رکھا کہ جاتا ہے حرم
 اس ماہ میں کس طرح لہو و دستے نہ دنیا دا حسرت دور دوا
 سہو رکھا ہو دیک بیا بیاں پہ پہا کہ جاتا جو شرم

اسے شریعت کا عقیدہ جاہلہ و بجا کر دیا گیا ہے

اے
نور
سرفراز
پایانہ
سیب
دوروز کے پیا سے کیا اوس کا سہم ہو گا
و ظلم ہے ایسے کیا اوس کا سہم ہو گا

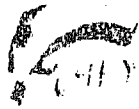
دہشت سے کبھی جی پھر شاہ کے لاٹھے پر
روئے نہ کئی پائے کیا اوس سویم ہو گا

جو بیکری سے یاد دہانہ قسم دے لی وہ منظر
دو گونہ کھن پائے کیا اس کا سر ہوگا

[illegible]

سب کفن دہو پین میں کاتن صد پائش رہا
 سب کی تو جی تباہ اس کا سو م
 سب کی تو جی تباہ اس کا سو م
 سب کی تو جی تباہ اس کا سو م
 سب کی تو جی تباہ اس کا سو م
 سب کی تو جی تباہ اس کا سو م
 سب کی تو جی تباہ اس کا سو م
 سب کی تو جی تباہ اس کا سو م
 سب کی تو جی تباہ اس کا سو م
 سب کی تو جی تباہ اس کا سو م

پھول میں بیو طن کے داو یلا
 فہے ہیں بختیں کے داو یلا



جائے انصاف ہر زینب سی بہن کو شکر است
 جس پر روانہ ملا دس گم سم کیا ہو گا

آج شہر وہ ہیں بسا بیاں میں
 پھول کے اور سن کے نیل
 لگی ہیں زخموں کے دھن ہیں
 خار و لکڑی کے دریا ہیں
 جگر میں شہر کے واہ ہیں
 زخمی ہیں سب کے واہ ہیں
 خاک و عمارتوں کے واہ ہیں
 سب کے واہ ہیں

کمری ہیں آج وشت میں بانٹا
 پھول پھنڈا ہن کے واہ

قیدیوں کا تے ہیں اہل حرم
 دل پر رخ محن کے واہ

انکے پھولوں کے جسم کے واسطے
 انکے فوں میں ہیں تھان
 دن سوم کسفن کے واسطے
 شاہ دین و سب جہاں سے شکر
 اور انکے سب سخن کے واسطے
 قدرواں سب سخن کے واسطے
 کو

اس طرح اجڑا نہ ہو گا کوئی گلشن میں
 ہر طرح پامال باغِ مر تضا کے پھول ہیں

ان جگہ میں شہر گلوں قبا کے پھول ہیں
 ان شہر وہ مزراہ طفا کے پھول ہیں

کہیں جگہ نشہ پیدوں کی ہیں لاشیں کھین
 کہیں بستی میں بستی فاطمہ کے پھول ہیں
 فاطمہ کے واسطے کہ رکت بلا کے پھول ہیں
 کہ بلا میں گلستان کس کا پھول ہیں
 فاطمہ کا واسطے کہ پاداش غم کے پھول ہیں
 نہیں بازو کے پاداش غم کے پھول ہیں
 میں تجھ سے کہ دامن میں صلیب کے پھول ہیں
 خون میں دبی ہوئی لاشیں پری ہیں بے کفن
 کوں سمجھ گیا یہ باغ مصطفیٰ کے پھول ہیں
 شاہ کے اطراف سے ہو جائیے شکر تیرا
 کچھ تو بہر نذر دامن میں گدا کے پھول ہیں

دل پہ پشیمانی کی حالت
 دل پہ پشیمانی کی حالت
 دل پہ پشیمانی کی حالت
 دل پہ پشیمانی کی حالت

لاشتہ سوز سے رہتی پشیمانی
 لاشتہ سوز سے رہتی پشیمانی
 لاشتہ سوز سے رہتی پشیمانی
 لاشتہ سوز سے رہتی پشیمانی

کربلا میں آ کے سب آفت کے ماتے مر گئے
 کربلا میں آ کے سب آفت کے ماتے مر گئے
 کربلا میں آ کے سب آفت کے ماتے مر گئے
 کربلا میں آ کے سب آفت کے ماتے مر گئے

حال پر غلام کے روتے ہیں چھاپے پھوٹ کر
 حال پر غلام کے روتے ہیں چھاپے پھوٹ کر
 حال پر غلام کے روتے ہیں چھاپے پھوٹ کر
 حال پر غلام کے روتے ہیں چھاپے پھوٹ کر

کبھی کوئی گلیوں میں کبھی میں شام میں
 یہ سب کچھ ہے میرے لیے راتوں میں
 کبھی نہیں زینب علیہ السلام کے دربار میں
 سہارا دیں میں شکر اتنے سوال شاہ کا
 ہے زبان پر و احسن کی صدا اس وز سے
 (۱۱)

کھا اس نے تہائے غم میں لڑتے ہوئے
 کھایا وہ مصیبت ہے جو دنیا کو دلاتی ہے

کہا مجھ نے یہ بندہ کسی کی آقا ہے
 پہنچا میں زینب رضی اللہ عنہا سے

کھا اوں نے کہ قید مصیبت کیوں ہوئی تھی
 کھا رو کہ نیرنگوں سے بچا ہے موی
 نیرنگوں کا جو پوچھا نام زینب نے کھا رو
 پہلے اس حال میں وہ نام کہہ کر ہی
 کھا اوں نے پہلے سے بوجھ نیرنگی تو تیار
 قسم کھاتی ہوں تمہیں یہاں بی بی
 کھا زینب نے اس کے ذمے درحکم پہنچانی ہے
 جی ہاں
 رو لائے گا پہلا کیا رنگ تیرا خون و دل شکر
 سہیدوں کی مصیبت خود لہو سب کو رواں تھی کر

نوح

جان و دل مضطرب آجاتے ہیں زنداں میں اب
 قاتل کش کر بلا جاتے ہیں زنداں میں اب
 سیکے خطائیں تمام آپ کے چوتھے امام
 لکے لٹا قافلوں کے ہیں زنداں میں اب
 جو شفاعت کا شوق ہے زنداں میں اب
 ہر در راہ رضا جاتے ہیں زنداں میں اب
 رانڈوں کے وارث تھے ہو سوتے ہیں زنداں میں اب
 باقی ہیں و مبتلا جاتے ہیں زنداں میں اب

اپنا وطن چھوڑ کر شام میں پایا یہ گھر
 خفا حیدر رب علما جاتے ہیں زنداں میں اب
 پر وہ کا تھا جنکا پاس اب وہ کہاں تھا شناس
 الہی بھی ہے رو جاتے ہیں زنداں میں اب

شہادتِ حق و خورشیدِ روشن آوازِ تیری سن سکے ہیں
 جس کے جوئے پہ پڑا جلتے ہیں زنداں میں اب

لوٹ ()
 سیدانِ جہاں سے سببِ غفل و سستی
 زندانِ بلا میں سے پائیدار
 غربت میں سے کامیاب
 کائنات میں چھلکے پھیلے آوارہ و گمراہ

ہے کون رسن بہتہ پا تھوں سے جگر پرے
 تھا سے ہوئے چلتا ہے ادنیٰ کی رسن کوئی

ساتے کو ترستا ہے قتل میں کوئی بھائی
 محتاجِ ردا کی ہے بلوہ میں بہن کوئی

۱۹۱
لو

کہتے تھے زمین العبا حال ہمارا نہ پوچھو
ہند برائے خدا حال ہمارا نہ پوچھو
گٹ گیا جنگل میں باغ دل پہ پتھر ہیں داغ
لٹ گیا سب قافلہ حال ہمارا نہ پوچھو
قیدیوں امت کے ہیں سو گم ہیں حضرت
ہم ہیں اسیر بلا حال ہمارا نہ پوچھو
قلب پر گذر اسے بود و قمر ماضی ہے وہ
بو گاہ نمٹنے سے ادا حال ہمارا نہ پوچھو

تھے ظلم و ستم ہے کیا وہ کہ سنائیں
سنے کرے گی تو کیا حال ہمارا نہ پوچھو

حالت سلطان دین سننے کے قابل نہیں
کہنے سے حاصل ہے کیا حال ہمارا نہ پوچھو

ہند سے شوکتِ حرم تھے با صدالم
غیر سے ہم نے کیا حال ہمارا نہ پوچھو

کہنی ہے کوئی متلا زندان کا در کھولے
دربان بہر کبر باز زندان کا در کھولے
بچین کا اسکے پاس کو ظالم نہ یوں ہے اس کو
ایہ پیغم و پیوا زندان کا در کھولے

وادی ہے جسکی فائدہ میں گاہے بے بدیر کش
ہے وہ اسیر اشتیاق زندان کا در کھولے

ہے یہ اسیر و ناتوان جنگل میں جا بگی کہاں
ہو جاتے گا اس کا کہا زندان کا در کھولے

دیکھا گی کہ وہ پختہ ہیں کہ بلایں شاہیں
 دل کی دیکھی تھی کو ذرا ازندان کا رکھو کہ
 پھر ہے یہ پیر معصوم کا رکھو کہ
 شاہ کے سن پڑی کے لئے کو بچاں
 غلام شہزادوں کے بل ازندان کا رکھو کہ
 اسے گئی وہ بے پیر بابا کے کم کو بچاں
 اب کون دیکھا یہ صد ازندان کا رکھو کہ

آتی تھی شوکت بر طالع سبکدہ سے حد
 کہتے ہیں عالمیاداس سے تالوت ہاتھوں پر لکے
 جیت ہم نہیں تو جو کیا زندان کا رکھو کہ
 سیت لئے ہو ل میں کھڑا زندان کا رکھو کہ

(۱۲۱)
نوحہ

ما تم ہو کس یتیم کا زندانِ شام میں
کسی خوشی میں جلیے پیر کی گنجِ غام
کس بیکس خزیں کی سلی کی واسطے
کسکے لئے ہوا ہو گریبانِ صبحِ چا
مہ جھاگئی ہو کیسی کلی جسکے واسطے
معلوم ہو کہ کونسی کمی کی واسطے ہو
معلوم ہو کہ کج ترس طعنے کے موت
اوسکو بھی آہ باد قضا نے بھہا دیا
سر کھول دو تو شوکتِ حروکے وہ حال

ہوتا ہو کون فی بیابانِ شام میں
بہشتی ہو کسی شمعِ شبتِ شام میں
آما تھا جسکے زندانِ شام میں
کسکی بھری کہدی ہو میدانِ شام میں
نالایق مرغِ صبحِ گلستانِ شام میں
اور لی ہو خاکِ خاکِ نشینانِ شام میں
کسکو رہا کیا ہو اسیرانِ شام میں
اک شمع تھی جو خانہ ویرانِ شام میں
بالی سیکڑہ مرنے کی زندانِ شام میں

(۱۲۲)
نوحہ

روتے ہیں حرم کس کو زندانِ مصیبت میں
گردوں نے جہا یا ہے کس کا وظلمت میں
ماں تین برس والی کھڑکے روتی ہے
کی جان فدا کس نے بابا کی محبت میں

چھاتی پر سرور اٹوں کو سلاتے رہے
 بہتر ترس گئے کونڈیاں مصیبت میں
 رخسار ہولے نیلے چھانڈ پڑا ہے وہ صورت میں
 کس کے کانوں سے بدلتا ہے
 لے شکر ہو رہا ہے بدلتا ہے بدلتا ہے
 روتی نہیں دشت میں نہ چھٹی
 جو قید کے معنی بھی ملتی نہ چھٹی
 قیدی وہ بنی ہو کر باب کی غارت میں

میں درد میں جو پہنچے وہی ان کو
 جو درد بھری باتیں ہیں فوج شکت میں
 یوتی ہے یہ نہرا کی محتاج کفن ہے جو
 یہ بالی سکینہ ہے سوئی ہے جو تربت میں

(144)

[illegible]

باب کے نمبریں کچھ شب کو جو سوئی نہ تھکی
 قریب ۵۰ و ۶۰ بجے پر سو گئی

رات کو رومیؒ آگاہ گو دہیں وہ رشک ماہ
دشت میں کج صری بھلے پیر سو گئی

رو کی ہے شکرست قلم روئے ہیں این عالم
بانتو پی چپا چپا کوئی

خوشدست

جو رہے بی بی ریخو رہے بی بی
بانتو کے لئے داغ نہ ناسو رہی بی
سڑی نہیں کون اٹھائے تری میت
کس طرح کفن دوں کہ دھن دوس ہے بی بی

اک زخم ہے اصغر کی جدائی کا جگر میں
اک داغ غم اکبر خفقہ رس ہے بی بی

تہائی و تار کی مرقع سے نہ ڈرنا
یہا تو ہیں ہمراہ جہاں ددر کو بی بی

اب اگر وہ صغریٰ کی طرح روتی ہوں علم کو
 تپتیوں کے لئے دل سے سانس پھرتی ہوں
 پتنگ لحد اور تراشیدہ دل چور ہوں
 اس غم سے غم تراش کر مہم ہوں
 لو کہ سو دیندیں اس کی منظر ہوں
 کیا ہے غم اس کی منظر ہوں
 ہاں روئی ہے چوں کو پتھر ہوں

روئی ہے تم کو مارنے بے پردہ سکینہ
 سجھاؤ اس کو اکھڑے بے پردہ سکینہ
 کیا بات ہے محروم ہے کیوں شکرست نامشاو
 اس گھر کی عطا خلق میں شہر ہے فیانی

اپنے دکھوں کی پانی کر سب جو گونہ غالی
 صبر سے ہاں سو کیوں نہ ہو اسے بے پروا کیونہ
 قاتل تم ہیں اب نہ اکبر اسے بے پروا کیونہ
 کون اسے روکے تم پر نہیں رہے پروا کیونہ
 کوہ گراں غم اور بھجانی میں بے پروا کیونہ
 ثوابت اور شہید کیا کیوں بے پروا کیونہ
 غنیمت عیش و تنہا بے پروا کیونہ
 کیا کیا ہوانہ تم پر اسے بے پروا کیونہ

چار تو فاطمہ کی تم نے کفن کو پائی
 پر بے کفن میں سر در سے بے پروا کیونہ

اک عمر کے جھیلے دنیا میں تم نے جھیلے
 کل تین سال رہ کر سے بے پروا کیونہ

نہ زبان بگینہ شکر تیرا غم منتہی ہے
جان بیک زبان پر ہے بے پروا کیونکہ

(۱۲۶)

خوش
دشمن شاہ کہاں شام کا میدان کہاں
دشمن شاہ کہاں اور وہ بیابان کہاں
دشمن شاہ کہاں اور وہ بیابان کہاں
دشمن شاہ کہاں اور وہ بیابان کہاں

بالو کہتی تھی سنگینہ یہ ست در مجھ کو
جاتی ہو کر کے مری گو دو کو ویران کہاں

ہاں بیدار ہیں خود قبر بنانے والے
کون سے آئے خبر فاطمہ کی جان کہاں

آج بھی کانہیں روکنے والا کوئی
 مارنے جاتے ہیں زنداں کے گنجیان کہاں
 مرنے والے کو جگہ کو بھلا کیسے کہاں
 بانو تھی تھی مرنے والی مرنے والی
 اب تک گھر سے گھر سے گھر سے
 پھر تو امان کو بنا گھر سے گھر سے
 پھر تو تباہی کے زخمی ہیں شہر
 پھر تو اس فن کی تھی خلق میں شہر
 اس سے پہلے تھی یہ نووں کی بھلا نشان کہاں

(۱۲۵) لودھ

دیکھی کہاں یہ تیری غمخوارا سیکھنے

کتنی تھی یہ رو کے بانو زار مال ہو نشان سیکھنے

کتبہ تراشیت باہر دل سوز غم سے کی ہو
 تھیں چھری پر قبا سیکڑیاں پاس ترے نہ جانے کی ہو
 زینت کے سہرا ابرار غور و سوسے مزار سے کی ہو
 زندان میں جسے ہم اٹھاتے بند ہو گیا گلہ کی ہو
 ایسے چہرے پہ لڑاؤ یہ الفت پر ننگ پر سوپا اور یہ صورت کی ہو
 پہ چاہے یہ پیر اور یہ الفت پر ننگ پر سوپا اور یہ صورت کی ہو
 مال پاد کی گنجی پیری دلدار یہ پیر کی بجا رہے کی ہو

دنیا کے سہرا اٹھاتے غم سے کیا کیا زامہ اٹھاتے کی ہو
 زخمی ہوئے سہرا کی رضا شکریت ہو تیار کی ہو

ہاں واسطہ تک میرٹھا کا ہاں واسطہ تک میرٹھا کا
 ہاں ہاں بی بی و شاہ ابراہیم محمد چکارے سکینہ

نوح (۱۲۰)

عابد رہا ہے میں سب کچھ کو
 سرور بلا ہے میں سب کچھ کو
 چھوڑ دیں گے عابد ناشاد
 کیونکہ چھپا رہے ہیں سب کچھ کو
 نہ بچا رہا ہے میں سب کچھ کو
 چھپا رہا ہے میں سب کچھ کو
 سب کو چھپا رہا ہے میں سب کچھ کو
 سب کو چھپا رہا ہے میں سب کچھ کو

بائوکا چاند شام میں ہوتا ہے اب غروب
 باؤ پھار ہے میں سب کچھ کو
 باؤ پھار ہے میں سب کچھ کو
 باؤ پھار ہے میں سب کچھ کو

شکست سبھی حسین کا سینہ تھا تو اب گاہ
 پیاب سلا رہیں ہیں سینہ پر کوہِ قریب

۱۲۹۱

بہنو کوچہ اپنے ننہ سے اسے بلے پر لکھتے ہیں
 ماں کو رولا رہی ہو کیوں اسٹھک رہی ہیں
 مٹی پر رخسارِ شکر سفرِ شکر لکھتے ہیں
 کبھی اور ایسا شکر سفرِ شکر لکھتے ہیں

عنا تنگ قبر سے بھی زندانِ شام شاید
 ردی آئیں جب تمہاری شام دھڑکیں

کیا ہو گیا وہ روٹا کیسا ہے اب یہ سونا
 کیا شکر کا نہیں ہے اب حکم کو دے سکیں

سنہ انہوں سے اپنا سوا بارش نے وہ بولیا
سے سلیپوں کا لیکن انہیں اس کے پیچھے
تھکا ہوا چار ہی ہے اچھو
کوئی یوں ہے خبر کیجیے
تو ہزاروں ہم
وہ بھی نہیں ہے کچھ یوں تو ہر
دنیا کے رنگ دیکھیں
کبھی نہ ایسی ہے بچھڑانا
کبھی آنا وادی ہے بچھڑانا
کے کام بھی زاد سفر
کے کچھ بھی (بہا)

کیونکہ نہ ہو تو عزت
قاب میں تیرے بانو کی ہے جان نے نہیں

عالمِ پاک سے دیو گاہاں لے زمین
میر ہی سیکڑے ہے تر ہی ہماں لے زمیں

حیات نہ کر سکےں جو کرتا تھا ہوا
 آگ رسول کی ہے ہی شان لئے نہیں
 اے ارض ایک حریت مہاں چنگا ہوا
 رہنا نہ اسکی قبر کو کوئی نہیں
 مانو کے اشک پونچھے والا لئے نہیں
 سب ارکان لئے نہیں
 سب سے فراخ دین لئے نہیں
 اس چھوٹے جگہ سے کیا لئے نہیں
 شکر کرتا ہوا

پرستشیں میتیں سکینہ کا کون سے
 باقی نہیں ہیں خویش و برادر چلو
 عالم سے کہہ رہے تھے بد اختر چلو
 ہیں روئے چکے ہیں کی کھیر چلو

[illegible]

پر سنا پھونچا کو ماں کو سکیٹ کا ذبیحہ تم
شوکت یہاں تو راحلہ کر ملا نہیں
دل ہے کہ کد سنا ہے برا بھلا چلو
رو لینا تیب درخانہ میں جا کر چلو

(۳۳۱) **نوحہ**

عابد نے کھارو کر لو جاؤ خدا حافظ
مظلوم مری خواہر لو جاؤ خدا حافظ
کل تین برس رہ کر دنیا سے تم کہ
جانی ہو سو سے کوثر لو جاؤ خدا حافظ
دنیا کے تین برس میں پھر یہ دور
دنیا کے تین برس لو جاؤ خدا حافظ
جگ چھین نہ ہو تا تم آرام سے سونا تم
ہیں ساتھ یہاں سرور لو جاؤ خدا حافظ

کیا تیرہین پاپا کیسے خوب کفن پاپا
نہرا کی مٹی چادر لو جاؤ خدا حافظ

پاپا کہاں بو لو وہ اپنی کیتھ کو
گتھی میں کھڑی مادر لو جاؤ خدا حافظ

اے جانِ دل سرورِ شوکت ہوا خدا تجھ پر
زندہاں سے چھپیں مگر جوابِ خدا حافظ

خوش
اے فاک زندان میں جانِ پختہ کب تک رہی
اے زمین کہ بلا شہرِ یمن کب تک رہی
اے قافلہ صغیر کو کب پہنچی پختہ
تو شہر سے بے خبر آئی کب تک رہی

یہ وہ خولی یہ سرشتِ کاسب تک چھرا
کر بلا کی خاک پر کیس کا تن کب تک رہی

ظہر کر قیدِ جفا سے ماتمِ شیر میں
عابدِ بوجہ پابندِ من کب تک رہی

بسے عابد شاہ کو دیکھنے نہیں پائے
 قیدیوں پر دیکھتے قیدیوں کو
 گزرے تیرے سویرے شہزادہ شاہ
 اور دیکھیں اس شہزادے کو
 اچھی شکست سے شہزادے کو
 دیکھتے ہیں کہ بازو میں سے
 کو

خوش عزا دار شاہ کہتا ہے بالمشک و آہ
 ہے یہی آب و ہوا روضہ شیرازی

ہوئی ہے آج ابتداء روضہ شیرازی
 کرتے ہیں عابد شاہ روضہ شیرازی

عروش متلا ہے غم آنکھوں سے جھک کر قوم
 یثی ہے کر بلا و بلا روضہ شہید کی
 شاہ ہیں آرام میں اور حرم شام کی
 قبر سے خالی ہے جبار و ضہ شہید کی
 ماسے وہ سنگان بن اور جبکہ شہید کی
 کب تھی یہ صورت بھلا کر کہیں
 کرب و بلا کی زین بھول نجات کی
 شکل یہ عبرت فضا روضہ شہید کی

قلب میں شوکت رہے داغ غزا کے چین
 قلمیں خاک شفا روضہ شہید کی
 بالوں سے نہ ہارنے آہ جھڑی پر یہ قتل گاہ
 جس پہ آؤ گی ہے بنا روضہ شہید کی

(۱۳۵)
 لا اذم تلحق بظلم و
 کینه بنی کا لائق ہو و غیب نہ تھا
 اے جبرئیل کس گناہ پر کہ دیا تب
 تم یا حسین جان رسول خدا نہ
 پہنچو گے کیا تیرا جفا
 عابد کو تھا پیغمبر کا
 کہیں نہ تھا پیغمبر کا
 بنو نضیر کے پیغمبر کا
 ایسا تو ظلم کا زور ہے ایک نہ تھا

ہے آج روز دفن شہید ان کر بلا
 کل تک کسی غریب کو مدفن ملا نہ تھا

اے شہزادہ کر دیا کیوں غریب میں کو
 کیا شاہ کے گھر پہ بنی کا گھر نہ تھا

تونس

[illegible]

آبِ حیات کی سرچش

بہارِ شریعت

رو کے زینبہ لاش پر ہتی تھی کیوں بھائی حسین
سکین تک کہوں یا سیرے سر کیوں

بولی اٹھا رہا برس دانے کی تربت پر کھوٹی
کس سے میں دردِ جگر اب اے علی اکبر کون

کہتے حضرت علیؑ نہایت خیر اور احسان کے
 پہلوؤں کو نکالتے تھے اور انشاؤں میں یہ لکھی ہوئی تھیں
 کہ خدا کے فضل سے اب اس کی تائید ہوگی
 (۱۷۱)
 جو کہ وہاں سے مال و فتنہ شاہ جہاں کو
 کس زبان سے مال و فتنہ شاہ جہاں کو
 اس میں بتایا ہے پھر یہ کہ اس طرح
 ان کی باتوں پر صغیر سے اچھوٹے لکھیں
 اس پر کہ تھا جی اسی مرقد کو اپنا گھر کہوں
 بولی اٹھا رہا ہوں دے گی تربیت پر کھوئی
 کس سے میں دردِ جگر اب لے گی اکبر کوں
 سبکدوش بن کر کہوں یا سید بے سر کہوں

دل تو کہتا ہے کہوں سب سے مفصل حال دین
 قافلہ میں نہیں شوق کا حضرت کے سوا
 کوئی بھی پرسان نہیں سب سے پیارا
 کس سے جا کر درد دل اسے سب سے پیارا

خود (۱۳۸)

رہتی ہے غمناک بن بھائی کو
 کہیں آوارہ و گمن بھائی کو

چھین نہ لیتے جو شکر و دوا
 دیتی ہیں چادر کا کفن بھائی کو

کہتی ہیں طاہرہ سے کرو و فن اب
 لے میرے پاس بندہ محن بھائی کو

کون سا کشتہ لب کتہ میں کلو یہ سب
 جان و دل پختہ بے الحد و سکیفن

کون ہے چرخا کہن بے الحد و سکیفن
 خشتہ دل و خشتہ متن بے الحد و سکیفن

کتنی تھی شوکت ہی بیٹ کے بہت نبی
 ہر سب غریب اور محن ہے لحد و کیف

خدا (۱)

بے لکھنے سے دور دور سے چاہیں دن
 تھا مہر زین عرش خدا چاہیں دن

سکناں کہ تہہ تہی صدا چاہیں دن
 نالہ زہرا سی اتنی تھی صدا چاہیں دن

شاہیوں نے نور عین عطف کی لاش پر
 اک چراغ اکرمہ قتل میں کھا چاہیں دن

دشت میں کس نے دیا غربت کے ٹروں کو فن
 جہم پر تھی چادر خاک شفا چاہیں دن

از عین تک دہو پ میں جلتی رہی کسین
 کس نے دیکھے ہیں یہ ظلم رسول
 سر بلا میں تھامرا مصطفیٰ جا پس
 اور خالی تھا فرس کو جا پس
 سطر روئے نہ عابد باپ
 بے کفن تھا و بے غیر اللہ کو
 سر رخصت شہر لیس
 شوکت شہوم شاہ
 رہ چکے بہان شاہ
 (۱۱۱۱)

منہو رہا کس کی خیریل موطنی ہے
کس لاشہ بیکس پہ فدا بے کفنی ہے

ہاں کہتی تھی اصفیٰ خداداد پرستی
 عالم کی زبانوں پرستی نہ تھی
 سے عبودیت خداداد پرستی نہ تھی
 قاسم و سب پرستی نہ تھی
 پرستی نہ تھی لا پرستی نہ تھی
 زینب پرستی نہ تھی لا پرستی نہ تھی
 نوہ پرستی نہ تھی لا پرستی نہ تھی
 تمام سے کہنا اسے لا پرستی نہ تھی
 بھائی سے مراد اسے لا پرستی نہ تھی

شوکت کی فطرت میں بھی ہے نشان امیری
 عثمان ہے ظاہر میں مگر دل کا غنی ہے
 اہل حق کوئی اگر کہے کہ سوتے ہو یہاں تم
 وہ سچ ہیں وہاں یہ جھوٹا ہے کہی ہے

(۱۲۴)

نور
 شہیدین و فقیہین کے سرور میں آج ملتے ہیں
 شہیدین و فقیہین کے سرور میں آج ملتے ہیں
 شہیدین و فقیہین کے سرور میں آج ملتے ہیں
 شہیدین و فقیہین کے سرور میں آج ملتے ہیں
 شہیدین و فقیہین کے سرور میں آج ملتے ہیں
 شہیدین و فقیہین کے سرور میں آج ملتے ہیں
 شہیدین و فقیہین کے سرور میں آج ملتے ہیں
 شہیدین و فقیہین کے سرور میں آج ملتے ہیں
 شہیدین و فقیہین کے سرور میں آج ملتے ہیں
 شہیدین و فقیہین کے سرور میں آج ملتے ہیں

پاکاری اپنے منہ پر خاک مل کر زینتِ نالوں
 مرے ہمیں براور کے سرور میں آج ملتے ہیں
 اوسے سبھا پیر کے سرور میں آج ملتے ہیں
 اوسے سبھا پیر کے سرور میں آج ملتے ہیں

چھدا تھا تیرے قبیلے کا دوسریں محرم کو
 ادنیٰ مصوم اس قدر کہ پہلے پہلے چلے
 اس کا گھول سے تیرے کہ پہلے پہلے چلے
 عجیب حرکت سے سرور سے تیرے کہ پہلے پہلے چلے
 سواری او سکی ہے جس کے جلو میں کوئی نہیں
 سواری او سکی ہے جس کے جلو میں کوئی نہیں
 سواری او سکی ہے جو ہے شہید بخیر کس
 سواری او سکی ہے جو ہے غریب زار و غریب
 سواری او سکی ہے جو ہے غریب زار و غریب
 سواری او سکی ہے جو ہے غریب زار و غریب

نور

نہی میں آج بادشاہ کی رضا و رضا ہے
 ہے طرف انقلاب کہ رضا و رضا ہے
 ہے طرف انقلاب کہ رضا و رضا ہے
 ہے طرف انقلاب کہ رضا و رضا ہے
 ہے طرف انقلاب کہ رضا و رضا ہے
 ہے طرف انقلاب کہ رضا و رضا ہے
 ہے طرف انقلاب کہ رضا و رضا ہے
 ہے طرف انقلاب کہ رضا و رضا ہے
 ہے طرف انقلاب کہ رضا و رضا ہے
 ہے طرف انقلاب کہ رضا و رضا ہے

لے خاک پاک تیرے ستارے چمک لگے
 مٹی میں گوشتوارہ عوشت رخ را ملے

تیاروں سے چھٹکارا لیا ہی در بدر پھرتے
 رانے بھر جہاد یہ دلا سے جب را ملے

ثقلت کی ہے دعا کہ مجھے شاہ کہ بلا
والد کو میرے قریب رہوں خدا سے
اور عقیقہ روکنے والے ہیں ان سب کو بعد مر
خاک شمس سے کفن کر بلا لے

عزیز شاہ کسی رنج میں رونا کیسا
ابرو اپنی زانے میں بونا کیسا

باؤ کہتی تھی کینہ تھے بھلے کو روز
یاد آئیگا ترا چونک کے رونا کیسا

دش پر بالی سکینہ کے ہے رونا کیسا
اپ سے مل چکی پھر جان کا کھونا کیسا

باد میں شبنم کے پتے لگے
 راحت افزا آواز غلامی
 شام میں روئے شبنم کے پتے
 دہریہ ہوتا ہے بن بیدار
 شام میں روئے شبنم کے پتے
 دہریہ ہوتا ہے بن بیدار
 شام میں روئے شبنم کے پتے
 دہریہ ہوتا ہے بن بیدار

راکب دوش بجا خلق میں عالی درجات
 شہریت پہ چڑھا دے یہ کو وقت کی بات
 ماں سے کہتی تھی یہی فاطمہ خوار و
 موت سب گھر کی سنوٹا بھائی تھی

اس وقت کا جسے دریا پہنچا ہے اسی کے ہاتھ میں
وقت باندھ کر دیا ہے اسے سوتا تھا یہ ہے کل کی بات
عجب کچھ کروں اسے سوتا تھا یہ ہے کل کی بات
میری سوتیلی بہن کی یہ چلی رات باؤ
اس کے ہیں بھائی بہن کے لئے کیا کیا سوچا
اس پر داغ غنیزور فتن

نظم میں رسول عربیؐ ہے شکرست
نظم ایسی ہے کہ میرے ہیں ملاک معلوم
جہوئے گا کس طرح شہ ہے سرکار واقعہ
چاہا وہ گار شہ بخیر کا واقعہ

کیا ایک دن میں ہم دنیا کے تمام
 شہر ایک ایک پیادوں پر چلے اور اس
 کا ہر رخ سے شہر کے پادوں پر چلے اور اس
 عبادت کے لئے ہم کو کتنی مصروفی ہو
 گی۔ کیا ایک دن میں ہم دنیا کے تمام
 شہر ایک ایک پیادوں پر چلے اور اس
 کا ہر رخ سے شہر کے پادوں پر چلے اور اس
 عبادت کے لئے ہم کو کتنی مصروفی ہو
 گی۔

اصغر در یگانہ سجاد و تبر میں
 اکبر کے پاس اسکولوں تو دفن کر
 ملا ہے کو اب پینٹے ہیں سے بھلا امام
 میں درواختوں کا نشانوں تو دفن کر
 اور گلی شہید سے لاش نہ مجبور و حجاب
 قنبت سے پتھر قنبت کو بلالوں تو دفن کر
 حاضر میں مصطفیٰ اچھی علی بھی تو دفن کر
 ان سب کو داغ دل کھالوں تو دفن کر

یا سید انام ہمارا سلام لو تر
 یا شاہ خاص و عام ہمارا سلام لو
 شکر تبتول ہاتھوں پر دیکھ کر سر کی لاش
 بولی ۱ سے خدا کو دکھالوں تو دفن کر

پیاروں کو کھینچو پیڑھ میں قتل کا ہیں
 اسے بانٹو لے امام حسینؑ کو
 اٹھارہ داغ دل پر میں اکھالے
 تاجدارِ شہداء میں اس کی مرگے
 بجاؤ شہداء کی سب کو سلام
 سقا کی گریہ بھائی کے پیوں کو سلام
 عبا میں نیک نام کو دیکھو روئے ملک
 انت کی پرہیز کو سلام
 لے خواہر امام حسینؑ کو سلام

رحمت خدا کی اے شہداء کے رہ خدا
 ہو خاصہ امام ہمارا سلام
 بی بہر کے روئے پائے نہ حضرت کو امن میں
 محبوب میں غلام ہمارا سلام

شوکت وہ دن بھی ہو کہ میں روضہ کو دیکھوں
چلاؤں یا امام کہ ہمارا سلام ہو

(۱۵۱)

صغرا کا دل بوجہ پر میں نگار ہے
صلح و طمّین نام غیاں میں ہے
نہ تیرے خواب عدم کہ بلا میں ہیں
اہل وطن کہ شہ کا یہاں انتظار ہے

مدن ہے بے پردہ خواہیے چراغ کا
یہ روانہ وار قمر ہے نہ ہمارا منشا ہے
تیرے کہ سودے ہیں کس فراق میں
قبول پہنچا گیا نہ اگر وہ غبار ہے

سوکھی زبان پر شکر بہر کے دل پر داغ
 سبط رسول صبر شریاد گلارے
 حق نے بنا پا جب کو د عالم کا باد شاہ
 اوس کے حرم تباہ ہیں وہ بے دیار ہے
 زید گلے فاطمہ و عطفہ افسانہ جو
 کبھ تواری میں پر وہ پھولوں کا ہار ہے
 مدفن ہے حرم توں کا دل عابد خیریں
 داغ فراخ شہادہ چراغ قرار ہے

شوکت نہ روئے پائے حرم جس کی لاش پر
 اوس کے الم میں سارا بجاں اشکبار ہے

بانو پکاری میں قندروں میں تھیں مگر
 اصغر میں کیا کر دلی میرا دل میرا ہے

(۱۵۲)
نوح

دینی تھی زینب یہ صدا بھائی وطن جانی ہوں ہیں
 لادنی جو مرا بھائی وطن جانی ہوں ہیں
 لادنی تھے قبروں میں سوئے ہیں پرے
 وطن جانی ہوں ہیں
 لادنی قافہ بھائی وطن جانی ہوں ہیں
 لادنی سارا قافہ بھائی وطن جانی ہوں ہیں
 لادنی جان بنی دیکھو ذرا حالت مری
 لادنی وطن جانی ہوں ہیں
 لادنی سہ پو کہ عدا بھائی وطن جانی ہوں ہیں
 لادنی جنگل سے دیکھنی غم ساتھ تھے ابن علی
 لادنی زین العجا بھائی وطن جانی ہوں ہیں

نہت میں تھا وقت کا غم کہ بکری نہ ہتی یہ غم
 چہاں ہے مراد آپ کا بھائی وطن جانی ہوں ہیں

جہاں وہ کہیں کہاں کہیں کہیں کہیں
 دیدار و کھلائیں ذرا بھائی وطن جانی ہوں ہیں

اسے شاہ سلطنت اور دین کے جان وید وود
 حافظ سب کا خدا جانی وطن جانی ہوں میں
 تو کت چلا تب قافلہ زینب کہ سکتہ ہو گیا
 منہ سے فقط اٹھا کھا بجائی وطن جانی ہوں میں
 (۱۵۳۱)
 کہ تمہارا بیٹا آہ مدینہ والو
 کہ تمہارا بیٹا آہ مدینہ والو
 بھولنا پیا س نہ حضرت کی جو پانی پینا
 تم سے فرما گئے ہیں شاہ مدینہ والو

دوست تجھے چھوڑ گئے
 کون دیکھتا ہے تجھے
 بند اس سمت کی شب
 دل کو تھکائے
 خاک میں چھپ گیا وہ ماہ
 کون دیکھتا ہے تجھے
 بند اس سمت کی شب
 دل کو تھکائے
 خاک میں چھپ گیا وہ ماہ

کہتا تھا بھراہ کہوں تم سے میں کیوں بچا ہے اہل بیت
 گزرتے ہیں جو غربت میں تم سرور و بقی اے اہل بیت
 بحر میں جان سے شوکت نہ گذر جائے کہیں
 چلے گئے اے لہر مدہ سے ڈالو

اس قافلہ میں سرورد گاہ نہیں ہیں شہرِ پیکر میں
 جیتے تھے آتے ہو کہاں میں شہرِ پیکر میں
 عاشق کو دیکھا ہے غریبوں وہ انامہ ہے جس سے
 کس نہ سے کہوں حالت ہوا فی سحر سے اس
 بھوئے سے اس سے کیا ہے ہر سلطان و عالم پیار سے اس
 دنیا کے شہر کو گئے تھے زار و خوار سے اس نصیب
 جمل کے شہر کی تاریخ کی حقیقت یکسے کی نصیب
 شہر نے ان میں ہے داغ بہتر لے اے اہل پند

میر تقی میر جو سرسبز پھول کا چڑھایا عالم کو خوش آیا
 میدانِ ان میں کئے گئے زینبِ مظلوم لے اہل پند

بے نشہ دیں کون تھا پھر لو جھٹنے والا واحست و درد
 عائد کا گلہ بندہ کیا نہ تبت نہ کھلا سراپاں پہنچو
 کوئی نہیں ہے اب جو م شام میں آئے بازو کو بندہ ہے
 شکیں کو پھر وطن کیا قید ہے جھٹک کر ہے اہل مدینہ
 فرمایا تھا حضرت نے سلام اہل وطن پر کیسوں دعا دو
 بھجوسے نہیں غربت میں تمہیں سب طبع پر ہے اہل مدینہ
 (۱۵۵)

دیوار و دریاں تیرے پیرو مش کس نے
 بتلائی ہے کوئی سرکار نے وطن
 پھر کہلا ہے کوئی اسرار نے وطن
 کیوں تہہ میں مدینہ کے باز اس وطن

[illegible]

عالمیکہ رہے تھے نہ کرنا ہمیں چو ل
ہم ہیں مہم جو بے گس بے یارے وطن

خوبت میں کیا حسین کا سرتن سے کٹ گیا
کیا لٹ گیا رسول کا گلزارے وطن

جب تک جلتے روئینے کے شجر کے
 کوئی نہیں بیتی ہے اس کو جانے
 میں خاک کر بلا یہ مہینے کے سر و کار ہے
 شریک کیوں نہیں ہوں دو دو پورا اس کے
 صغیر تھیں چنگا ہوں یہ سب سے غزا دار وطن
 ہم سب ہیں یہ عزت نہاں ہے یہ پید کی
 بے خوفی یہ بھروسہ سزاوار اس کے وطن
 روئینے کی یہ سبط سالت پست ہ کی
 روئے نیا ہے شکر کو یہ غزاوار سے وطن
 پست سے بہت تھے سید ابرار سے وطن

جی کے روضۂ اقدس کو لگے خیمہ
 کھڑا ہے شہرِ پورے کو شہرِ پورے
 لکھنے خلد سے شہرِ پورے کو شہرِ پورے
 وہ لکھنے خلد سے شہرِ پورے کو شہرِ پورے

بڑائی ہے زینبؓ لٹ آئی ہے زینبؓ
 اماں تیرے سر کی خبر لائی ہے زینبؓ

گھر کھڑا دلا دیتا تھا جس بھائی کا رونا
 اماں ادنیٰ مان بھائے کو رونی ہو زینبؓ

اماں تجھے پہ پودہ کیا فرج شقی نے
 اتنا بھی نہ سمجھے کہ تری جانی ہے زینبؓ

جو ظلم سے تھکے کبھی کانوں سے
 اماں وہ ستم آ نکھوں سے دیکھا اسی کو زینب نے
 اماں مجھے پیاروں کو روکنے بھی نہیں پائی کو زینب نے
 اور پیاروں میں تم کو روکنا بھی نہیں پائی کو زینب نے
 اماں میں تم کو روکنا بھی نہیں پائی کو زینب نے
 کوئی نہ کوئی جیسی کو زینب نے
 بھائی کو بچپن کے لئے کو زینب نے
 پر سنا نہیں دیکھنے کے لئے کو زینب نے

آج بدردہ دیکھا ملے نہیں بیار دو
 شوکت شہر مظلوم کو رہتا ہے زامانہ
 صفرا کی مٹی کی خبر لا کی ہے زینب

دیکھ کر عابد کا حال ہوتی ہے صغیر اٹھ کھال
 بعد ازاں کر بلا ملتے ہیں پیار دو
 ایک کے رخسار و ایک کے دل میں ہے درد
 سیکھنے فلک کی جھلکتے ہیں پیار دو
 ایک کا زخمی گلا ایک کا دل میں ہے درد
 گلے کو ایسے بھلا ملتے ہیں پیار دو
 کرتی ہیں زینب پین دیکھتے بھائی حسین
 آگے دھن میں ذرا ملتے ہیں پیار دو

شہ کے عوذا رہیں سیکس و بیاد میں
 حق اہل کوئی ذرا ملتے ہیں پیار دو

جنہیں طاقت نہیں پاپ بھی شکست نہیں
 لون نہیں ہائے محبت سے پیسے

(۱۵۴)

دینی تھی صفرا یہ صدائے سنا کر کیا ہوئے
 کیوں اے مرغی کر بلا میرے سنا کر کیا ہوئے
 بٹلا و حضرت کا پتہ دوسرے وقت کی دوا
 اپنا کیا کیا ہوا میرے سنا کر کیا ہوئے

درست سے کہی ہیں مختار ہوتا ہے اجل و فتنہ
 بتلائے بہر خدا میرے سنا کر کیا ہوئے

قائم نہیں کہ نہیں پیارا علی و صفرا نہیں
 مشاقی ہوں حد سے سنا کر کیا ہوئے

قاسم کی شادی کب ٹھنکی کبر اس گرج کب
 سر پہ لے کیوں کالی ردا لہو سے فریاد
 چار کو ترکین دو اچھی پوچھی امان کہو
 بابا کو پیر سے کیا پسند ہیں گھر کو
 روتے تھکے بھوکے زرا میر سے کیا ہوئے
 لقمہ شکر و زرا میر سے کیا ہوئے
 قطع کارواں سالار جو کیا ہوئے
 روتا ہے کہ کو قافلہ میر سے کیا ہوئے

کہتی تھی زینب نوحہ گرد میر تھی کی خبر
 کیا پوچھتی ہو میں فدائے میر سے سا فر کیا ہوئے
 یہاں تھا جو کچھ ہو گیا جنگ میں کہ نہ سو گس
 میں کیا کہوں لے دل با میر سے سا فر کیا ہوئے

یہ تو تھا شکست و گراؤ کے پہاڑ
 کہ جس کی جب وہ مبتلا ہو گیا تو
 اسے عزت سے ابنِ حیدر الوداع
 نام سے پکارا کرتے تھے
 وہیں گئے پھر ہم
 جس سلطان کے

کہتی ہے اور دیکھو غریب
 آرزوئے وصل سرور الوداع
 جو شمع کھست ہے یہ سجاد کا
 ہے سکون قلب غفلت الوداع

اب بندگی میں اور سب بجا ہی کو
 فاش و پیدار اس کیسے الوداع
 اب بندگی میں صفر الوداع
 اسے نکال رہے صفر الوداع
 کتنی سہاوا میں مر رہی
 تم بھی یاں نہیں نہ خواہر الوداع
 تم کو شکر ہے غم کی فصل اب
 کہ بند ہو جاؤ غم الوداع

۱۹۱۱ء
نور

ظلم یہ کیسا ہوا اسے رہا نہ غریب
 کی گئی قحطت و فدا اسے رہا نہ غریب

شہر غریب الدیار کوئی نہیں بنیاد
 دین اور بسب سے جدا ہوا کے فضل سے دور
 بھاگتے تھے خود حضور آپ حکومت سے دور
 پھر یہ کہ کیوں ہوا ہمارے فضل سے غریب
 لطف داد مومن کا مکتب مومن کا
 تھا تو وہی کیا ہے رضا سے غریب
 دل میں تھا مومن شہنشاہی و شہنشاہی
 نہ ہو نہیں دیدیا ہمارے رضا سے غریب

ہمارے بیدار وطن ہمارے شہید حسن
 ہمارے شہید وفا ہمارے رضا سے غریب
 ہمارے شہید وفا ہمارے رضا سے غریب

چاند لگاؤں کے کنبہ کا کیا حال ہے
 لہتے ہیں لب تہلا ہائے رضا کے غریب
 ہر کام قد کو سناں آپ کا مشہد کہاں
 ہر یار غریب کی کیا پائے سہینہ میں دم
 لہتے ہیں اہل غراہائے رضا کے غریب

شام

تاریخ عطیہ تقدس مآب لوی مرز
بہادر علی صاحب قبلہ المتخلص بہ صفی

حریف ہے بعد مصنف کے یہ تصنیف
اس سے دنیا میں نشان حضرت شوکت کا
لکھوے اعجاز میں تاریخ صفی محروا
آخری دور یہی جام شہادت کا۔

۱۳۴۳ھ ۱۳



تمام شد

مختصر فہرست کتب جو مطبع اشاعتی دہلی

حدیقہ مائتہ ملک کے نامور حضرات کے مرانی کا ہمیشہ اور لاجواب مجموعہ

جسکی خوبی حد تو صیغ سے باہر ہے۔ قیمت علاوہ محصول (دھار)

سفینۂ لہجہ استورات کی مجلس عزائمیں پڑھنے کے لئے نہایت سلیس اور

میں مکی روایتیں اور ہر روایت کے آخر میں نوہ قیمت (دھار)

ماہ کا میل مولوی فراست حسین صاحب فراست زید پوری کی

چار دہ معصومین علیہ السلام کی شان میں عجیب و غریب تصنیف جو

چودہ مرثیوں پر ختم ہے۔ قیمت علاوہ محصول (دھار)

یہ زہر نفیس آفتاب پھر مخموری استاد مرثیہ گوئی جناب سید نور شیعہ

صاحب المتخلص بہ نفیس اعلیٰ اللہ مقامہ کے منتخب اور چیدہ مرثیوں کی

پہلی جلد۔ قیمت علاوہ محصول ڈاکٹر (دھار)

سکر وال ہے ضرب شجاعت کا دہریں

جناب قاسم ابن حسن کے حال میں وہ مرثیہ جو جامع دہلی پانچواں قیمت

شش ۶۲ ج ۱

دہ ج اساعشری ہلی

۱۔ کر بلا علیہم السلام کے غم و الم میں دل
 ۲۔ انتخاب ہے۔ قیمت (۳۰) ار
 ۳۔ کا مجموعہ ہے جس کی عرصہ ہے
 ۴۔ سبھی مشہور و معروف استاد لائے
 ۵۔ علاوہ محصول ڈاک (۱۰) ار
 ۶۔ معروف کتاب جو ہر قسم کا
 ۷۔ نہ چھپ چکی ہے قیمت دہ
 ۸۔ محمد بشیر صاحب التخلی

۲۹۷۹۲

پندھنہ سین ندی لوائی لایعشری ہ

CALL No. { ۸۹۱۵۳۱ URDU SECTION
ACC. No. ۲۴۹۵

AUTHOR.....

TITLE.....

URDU SECTION			
۸۹۱۵۳۱			
۲۴۹۵			
Date	No.	Date	No.

MAULANA
AZAD
LIBRARY



—:RULES:—

ALIGARH
MUSLIM
UNIVERSITY

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for textbooks and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue.

